دسواں اجلاس

خفیہ
ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بروز جمعتہ المبارک 21 نومبر 2008

بابت

محکمہ جات

ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

لاہور دریائے راوی میں واقع بارہ دری کے ترقیاتی منصوبہ جات

***49:رانا محمد اقبال خاں:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا دریائے راوی میں واقع تاریخی اہمیت کی بارہ دری پر پارک کی تعمیر کا کوئی منصوبہ زیر غور ہے، اگر جواب اثبات میں ہے تو اس کی تفصیلات کیا ہیں؟

(ب)1985 سے آج تک مذکورہ تاریخی عمارت کو محفوظ رکھنے کے لئے کوئی منصوبہ شروع کیا گیا یا زیر غور رہا، اس کی سلسلہ وار تفصیل کیا ہے؟

(تاریخ وصولی 21 اپریل 2008 تاریخ ترسیل 5 مئی 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی

(الف) تاریخی اہمیت کی حامل بارہ دری میں پارک پہلے ہی سے بنا ہوا ہے، مستقبل قریب میں مزید پارک بنانے پر غور نہیں ہو رہا ہے؟

(ب) تاریخی اہمیت کی حامل عمارت محکمہ آثار قدیمہ کی ملکیت ہے، پی ایچ اے صرف پارک کی حفاظت اور تزئین و آرائش کر رہی ہے، عمارت کو محفوظ کرنے اور اس کی تزئین و آرائش محکمہ آثار قدیمہ کی ذمہ داری ہے-

(تاریخ وصولی جواب 20 جون 2008)

ضلع پاکپتن میں سیوریج اور واٹر سپلائی سکیم کی فراہمی کا مسئلہ

869:چودھری جاوید احمد ایڈووکیٹ: کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت پنجاب کی عوام کو سولنگ نالی و سیوریج جیسی بنیادی سہولتیں مہیا کرنے کے سلسلہ میں کیا پالیسی ہے یہ کب بنائی گئی اور کس نے بنائی ہے نیز اس کے اہداف اور تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) صوبہ پنجاب کے عوام کو صاف پانی سرکاری طور پر مہیا کرنے کے لئے کیا پالیسی ہے اس کے اہداف اور تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) صوبہ میں پلنتھ لیول مقرر کرنے کیلئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں، پاک پتن ضلع میں پلنتھ-لیول کب تک مقرر ہو جائے گا؟

(د) صوبہ پنجاب کے پسماندہ علاقوں میں بنیادی سہولتیں کب تک مہیا کی جائیں گی؟

(ہ) ضلع پاک پتن خصوصاً شہر پاک پتن میں سیوریج اور واٹر سپلائی سکیم کب تک شروع ہو جائے گی اور کب تک مکمل ہو جائے گی، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(و) حلقہ پی پی 228 کے دیہات ملک پور پکا، سدھار، کرم پور بھٹی، درشن کلیانہ، چک عظمت، 3 کے بی، 7 کے بی، 8 کے بی، 9 کے بی، 10 کے بی، امر سنگھ، 11 کے بی، 12 کے بی، 13 کے بی، 14 کے بی، 15 کے بی، 16 کے بی، پرانا تھانہ، ورسیں، کلیانہ، ہوتہ، چک بہاول خاں، ٹھٹھ منظور، غوث نگر، موڑا اور محمد پور جاگیر میں کب تک سیوریج، ڈرینج اور واٹر سپلائی کی سہولیات میسر ہونگی؟

(تاریخ وصولی 24 جون 2008 تاریخ ترسیل 31 جولائی 2008)

جواب

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف،ب،ج،د) حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق دیہی علاقوں میں سولنگ، نالی و سیوریج کی سکیمیں وہاں بنائی جائیں گی جہاں واٹر سپلائی سکیم پہلے سے موجود ہو یا دونوں سکیمیں اکٹھی بنائی جائیں گی، ہر کمیونٹی لاگت کا 2 فیصد حصہ سکیم کی او اینڈ ایم مد میں جمع کروانا لازم ہے، یہ پالیسی 06-2005 سے لاگو ہے، تاہم اس کو مزید ریویو کیا جارہا ہے حکومت پنجاب تمام علاقوں میں میٹھا پانی مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، بارانی و کھارا پانی والے علاقوں کو ترجیح دی جائیگی، اس مقصد کے لئے حکومت پنجاب نے مالی سال 2008 تا 2011 نئی دیہی واٹر سپلائی سکیموں کے لئے 10215 ملین روپے کی کثیر رقم مختص کی ہے۔

(ہ) پاکپتن و عارف والا واٹر سپلائی و سیوریج سکیم حکومت پنجاب اور فیڈرل گورنمنٹ 50:50 کی بنیاد پر فنڈز مہیا کریں گی، سکیم ہائے کا تخمینہ لاگت 448.675 ملین روپے فیڈرل گورنمنٹ کو بھجوایا جاچکا ہے، اس کی ابھی منظوری نہ دی گئی ہے، انتظامی منظوری کے بعد سکیم پر کام شروع کیا جائیگا اور یہ منصوبہ عرصہ دو سال میں مکمل ہوگا۔

(و) حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق مرحلہ وار ہر دیہہ کو سیوریج، ڈرینیج اور واٹر سپلائی کی سہولیات مہیا کی جائیں گی۔

(تاریخ وصولی جواب 30 اکتوبر 2008)

ایل ڈی اے میں بد عنوانی میں ملوث ملازمین کی انکوائریاں و دیگر تفصیل

103: میاں نصیر احمد: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے میں بد عنوانی میں ملوث ملازمین کے خلاف قواعد و ضوابط کے مطابق انکوائریاں چل رہی ہیں؟

(ب) جو ملازمین بد عنوانی میں ملوث ہیں، ان کے نام، عہدہ اور جو بد عنوانی کی گئی ہے، اس سے متعلق تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا حکومت ان بد عنوان ملازمین کے خلاف کوئی ایکشن لینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 26 اپریل 2008 تاریخ ترسیل 17 مئی 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی

(الف) ایل ڈی اے میں ملازمین کے خلاف کل 33 انکوائریاں چل رہی ہیں جن میں سے 18 انکوائریاں بد عنوانی کے ضمن میں آتی ہیں۔

(ب) جو 18 انکوائریاں بد عنوانی کے ضمن میں آتی ہیں ان میں جو ملازمین ملوث ہیں ان کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں انکوائریاں مکمل ہونے کے بعد انکوائری آفیسر کی چھان بین اور سفارشات کی روشنی میں قانون کے مطابق سزا دی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 18 اگست 2008)

تحصیل میاں چنوں کے چکوک میں سیوریج کے مسائل

1190: رانا بابر حسین: کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل میاں چنوں کے کس کس چک / گاؤں میں سیوریج بچھایا گیا ہے ان کے نام اور تخمینہ لاگت کی تفصیل بتائیں؟

(ب) کتنی سیوریج سکیمیں محکمہ کے پاس ہیں اور کون کون سی Users کمیٹیوں کے حوالہ کی جا چکی ہیں؟
(ج) کتنی چالو حالت میں ہیں اور کتنی بند پڑی ہیں؟
(د) کیا یہ درست ہے کہ سیوریج سکیم چک نمبر 92، 98، 26، 15 اور 16/15- ایل کی بند ہو چکی ہے، گندہ پانی گلیوں میں کھڑا ہے جس کی وجہ سے ان سکیموں پر حکومت کا کروڑوں خرچ کردہ فنڈ ضائع ہو رہا ہے؟
(ہ) کیا حکومت ان سکیموں کو بحال کرنے کیلئے رقم فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 14 جولائی 2008 تاریخ ترسیل 30 جولائی 2008)

جواب

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) تحصیل میاں چنوں میں نکاسی آب کی 63 سکیمیں 1985 سے 2000 تک بنائی گئی ہیں، جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) تمام سکیمیں یوزرز کمیٹیوں کے حوالہ کی جا چکی ہیں۔
(ج) 29 سکیمیں چالو حالت میں جب کہ 34 بند پڑی ہیں۔
(د) سکیم 92، 15 ایل، 94-1993 میں مکمل ہوئی تھی لیکن بجلی کے بل کی عدم ادائیگی کے باعث بند ہو گئی تھی تاہم اب کمیٹی چک ہذا متبادل ذریعہ (ٹریکٹر) سے سکیم چلا رہی ہے۔ 26-15 ایل اور 16، 15 ایل سکیمیں نہ ہیں۔
(ہ) موجودہ حکومت بند شدہ سکیموں کی بحالی (ری ہیبلیٹیشن) کے سلسلہ میں تجاویز پر غور کر رہی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 20 اکتوبر 2008)</u>

105: <u>میاں نصیر احمد</u>: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ایل ڈی اے سے متعلق آڈٹ پیراز موجود ہیں؟
(ب) اگر آڈٹ پیراز موجود ہیں تو ان کی تعداد کیا ہے، یہ کس بنا پر تیار کئے گئے ہیں، ان پیروں میں کل کتنی رقم کی بدعنوانی کی گئی ہے اور کتنی رقم کی ریکوری ہو چکی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟
(ج) کیا ایل ڈی اے میں آڈٹ پیراز سیٹل بھی ہوتے ہیں، اگر سیٹل ہوتے ہیں تو کیسے اور کہاں؟

(تاریخ وصولی 26 اپریل 2008 تاریخ ترسیل 17 مئی 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی

(الف) جی ہاں۔
(ب) ایل ڈی اے کے متعلقہ پرنٹ ڈرافٹ پیروں کی تعداد 178 ہے یہ ایل ڈی اے کے مختلف شعبہ جات کے ریکارڈ کی جانچ پڑتال کو ڈائریکٹر جنرل آڈٹ ورکس کے نمائندے سرانجام دیتے ہیں جس کے نتیجے میں پیرے بنتے ہیں۔ مختلف سالوں کی پی اے سی میٹنگ میں 101538829 کی ریکوری کو کہا گیا جس میں سے 29972273 کی ریکوری کر لی گئی ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پرنٹ ڈرافٹ پیرے ورکنگ پیپر کی صورت میں آڈٹ آفس، فنانس آفس اور ممبران پی اے سی کے سامنے پنجاب اسمبلی میں پیش کئے جاتے ہیں جو کہ بحث کے بعد سیٹل ہوتے ہیں۔

پر نٹر ڈرافٹ پیرے بننے سے پہلے مندرجہ ذیل مراحل ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔آڈٹ انسپکشن پیرے 592عدد

2۔ایڈوانس پیرے 913عدد

3۔ڈرافٹ پیرے 162عدد

درج ذیل پیرے ڈی اے سی / ایس ڈی اے سی کی میٹنگ میں آڈٹ آفس ، فنانس آفس اور ایڈیشنل سیکرٹری ہاؤسنگ کی موجودگی میں بحث کے بعد سیٹل ہوتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 6جولائی 2008)

چک نمبر 16 / ایٹ بی آر میاں چنوں میں سولنگ ونالیوں کی مرمت کا مسئلہ

1283:رانا بابر حسین: کیاوزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) چک نمبر 16۔ایٹ بی آر ، میاں چنوں میں سولنگ اور نالیاں کب بچھائی گئی تھیں ؟

(ب) یکم جنوری 2004 سے آج تک ان سولنگ اور نالیوں کی سالانہ مرمت پر کتنی رقم سال وائز خرچ کی گئی ہے ؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان نالیوں کی صفائی کے لئے حکومت کی طرف سے کوئی ملازم نہیں رکھا گیا جس کی وجہ سے تمام چک کی نالیاں مٹی اور گار وغیرہ سے بھری پڑی ہیں ؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ نالیوں کی مناسب صفائی نہ ہونے کی وجہ سے تمام گاؤں کی گلیوں میں گندا پانی کھڑا ہوا ہے خاص کر گلی غلام عباس کے گھر سے بوائز پرائمری سکول تک کی حالت انتہائی خراب ہے ؟

(ہ) کیا حکومت ان نالیوں کی صفائی کا بندوبست کرنے اور جو نالیاں ٹوٹ پھوٹ چکی ہیں ان کی از سر نو تعمیر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے ، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

(تاریخ وصولی 4اگست 2008 تاریخ ترسیل 28اگست 2008)

جواب

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) یہ سکیم 1992-1991 میں 1.987 ملین روپے کی لاگت سے مکمل ہوئی تھی۔

(ب) سکیم پر حکومت پنجاب نے کوئی خرچ نہ کیا ہے ، کیونکہ سکیم مقامی یوزرز کمیٹی کے حوالے کر دی گئی تھی اور کمیٹی ہی اسے اپنے ذرائع آمدن سے چلا رہی ہے۔

(ج) حکومت / محکمہ کی طرف سے کوئی ملازم نہ رکھا گیا ہے کیونکہ یوزرز کمیٹی سکیم کی دیکھ بھال اور چلانے کی ذمہ دار ہے۔

(د) درست ہے کیونکہ صفائی کے لئے چک کی مقامی کمیٹی فعال نہ ہے۔تاہم پرائمری سکول والی گلی میں نالیاں صحیح طور پر کام کر رہی ہیں۔سولنگ 15 سال پرانا ہے اور بارش اور ٹریکٹر ٹرالیوں کی آمدورفت کی وجہ سے متعدد جگہ سے ٹوٹ چکا ہے۔

(ہ) از سر نو تعمیر کے لئے فی الحال کوئی نئی منصوبہ بندی زیر غور نہ ہے اور نہ ہی محکمہ ہذا کے پاس صفائی کے لئے فنڈز ہیں تاہم کمیونٹی ڈویلپمنٹ آفیسر کو ایسی کمیٹیوں کو دوبارہ فعال کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 20اکتوبر 2008)

ایل ڈی اے کے زیر اہتمام سکولز میں اہلیت پر پورا اترنے والے سینئر اساتذ

***181: محترمہ زوبیہ رباب ملک**: کیا وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے کے زیر انتظام لاہور میں دو سکول علامہ اقبال ٹاؤن اور جوہر ٹاؤن میں کام کر رہے ہیں ؟

(ب)کیا یہ بھی درست ہے کہ مورخہ 22اپریل 2008کو جوہر ٹاؤن برانچ کے لئے ہیڈ مسٹریس اور ہیڈ ماسٹر کی اسامی کے لئے اخباری اشتہار دیا گیا ہے، جس کے لئے مطلوبہ اہلیت ایم اے، ایم ایس سی اور پانچ سالہ تجربہ ہے ؟

(ج)کیا یہ بھی درست ہے کہ ایل ڈی اے کے علامہ اقبال ٹاؤن والے سکول میں اس اہلیت اور تجربہ کے اساتذہ موجود ہیں ؟

(د)اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ کو براہ راست بھرتی کا اشتہار دینے کا کیا جواز ہے، کیا اس عمل سے سینئر اساتذہ کی حق تلفی نہیں ہوئی ؟

(ہ)کیا محکمہ براہ راست بھرتی کی بجائے سینئر اساتذہ کو ترقی دینے کا ارادہ رکھتا ہے، تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں ؟

(تاریخ وصولی 6مئی 2008   تاریخ ترسیل 19مئی 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی

(الف)یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے کے زیر انتظام لاہور میں دو سکول علامہ اقبال ٹاؤن اور جوہر ٹاؤن میں کام کر رہے ہیں۔

(ب)درست ہے کہ مورخہ 22-اپریل 2008کو جوہر ٹاؤن سکول میں ایک مرد اور ایک خاتون برائے پرنسپل کی اسامی کے لئے اخباری اشتہار دیا گیا ہے اشتہار کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جس کے لئے مطلوبہ اہلیت ایم اے، ایم ایس سی فرسٹ ڈویژن، بی ایڈ فرسٹ ڈویژن اور کسی اچھی شہرت کے حامل ادارے میں کام کرنے کا پانچ سالہ انتظامی تجربہ ہو۔

(ج)ایل ڈی اے کے علامہ اقبال ٹاؤن سکول میں کام کرنے والے اساتذہ میں سے اس اہلیت اور تجربہ کے حامل کسی فرد نے مطلوبہ اسامی کے لئے درخواست دائر نہ کی جس کی وجہ شاید یہ ہو کہ یہ اسامیاں کنٹریکٹ کی بنیاد پر تین سال کے لئے ہیں جبکہ علامہ اقبال ٹاؤن سکول کے اساتذہ مستقل بنیاد پر ملازمت کر رہے ہیں اور وہ مستقل ملازمت چھوڑ کر عارضی ملازمت کے لئے تیار نہ ہوں تاہم اس ضمن میں ان پر اس اسامی کے لئے درخواست دینے پر کوئی پابندی عائد نہ کی گئی تھی۔

(د)جزو(ج)کے جواب کی روشنی میں علامہ اقبال ٹاؤن سکول میں کام کرنے والے اساتذہ کی کوئی حق تلفی نہ ہوئی ہے۔

(ہ)ترقی مستقل اسامی خالی ہونے کی بنیاد پر کی جاتی ہے جیسے ہی مستقل اسامی خالی ہوگی سینارٹی اور قواعد و ضوابط کی بنیاد پر ترقی دی جائے گی۔یہاں پر اس بات کی وضاحت بھی کی جاتی ہے کہ گورنمنٹ آف دی پنجاب ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ (سکولز ونگ) نوٹیفیکیشن نمبر SO(S-III)2-16/2007 مورخہ 05-03-2008 ایل ڈی اے سکول علامہ اقبال ٹاؤن میں حقدار اساتذہ کا سکیل نمبر 17کر دیا گیا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 7جولائی 2007)</u>

<u>ٹاؤن شپ میں گرین بیلٹ کی جگہ پر ویگنوں کے مالکان کا قبضہ</u>

<u>*248:ملک جہاں زیب وارن</u>:کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف)کیا یہ درست ہے کہ مین ٹیلی فون ایکسچینج ٹاؤن شپ سے رحمت علی میموریل ہسپتال کے شمالی سمت میں گرین بیلٹ کے لئے جگہ مختص کی گئی ہے ؟

(ب)کیا یہ بھی درست ہے کہ بیلٹ کے شروع میں ویگنوں کے مالکان نے ناجائز قبضہ کیا ہے جس سے گرین بیلٹ کی حالت خستہ ہو چکی ہے ؟

(ج)اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس گرین بیلٹ کی ڈویلپمنٹ کیلئے تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک ؟

(تاریخ وصولی 12مئی 2008   تاریخ ترسیل 30مئی 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی

(الف) یہ درست ہے کہ محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ نے یہ سکیم بنائی تھی اور گرین بیلٹ کے لیے یہ جگہ مختص کی تھی؟

(ب) یہ درست نہ ہے گرین بیلٹ کی ڈویلپمنٹ ہو رہی ہے اسی دوران ایک کارنر پر ویگن مالکان نے ویگنیں کھڑی کی تھیں جو فوری طور پر ہٹادی گئی ہیں؟

(ج) گرین بیلٹ کو درست کرنے کا کام جاری ہے اور عنقریب بہتر حالت کر دی جائے گی؟

(تاریخ وصولی جواب 6 جون 2008)

ٹاؤن شپ، سوک سنٹر کمرشل مین پلاٹس کی الاٹمنٹ کا مسئلہ

*249: ملک جہاں زیب وارن: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایکسچینج ٹاؤن شپ سے رحمت علی میموریل ہسپتال تک کی شمالی سمت کا ایریا ماسٹر پلاننگ میں سوک سنٹر کے لئے رکھا گیا تھا؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس ایریا کے کمرشل مین پلاٹس کس تاریخ کو کتنی قیمت میں کن کن افراد کو الاٹ کئے گئے، فہرست ایوان میں پیش کی جائے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ ایریا کی ڈویلپمنٹ کیلئے تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 12 مئی 2008 تاریخ ترسیل 30 مئی 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی

(الف) اس حد تک درست ہے کہ علاقہ قائداعظم ٹاؤن میں ٹیلی فون ایکسچینج سے رحمت علی میموریل ہسپتال تک ماسٹر پلان / سکیم پلان کے مطابق ایریا سوک سنٹر کے لئے مختص شدہ ہے۔ محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ سے مرتب شدہ ماسٹر پلان کی کاپی تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ب) علاقہ سوک سنٹر مین کمرشل پلاٹس مختلف تاریخوں میں جن افراد کو جس قیمت پر الاٹ کئے گئے ہیں ان کی تفصیل تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) موقعہ پر سوئی گیس، پانی و بجلی کی سہولت موجود ہے۔ سوک سنٹر کی دورویہ مین سڑکات کی تعمیر کی جا چکی ہے نیز سوک سنٹر کی اندرونی سڑکات کی تعمیر مالی سال 09-2008 میں منظوری کے بعد کی جا سکے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 14 جولائی 2008)

لاہور۔ جے بلاک سبزہ زار کے مکینوں کے لئے صاف پانی کی فراہمی کا مسئلہ

*288: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جے بلاک سبزہ زار کے مکین گندہ پانی پینے پر مجبور ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ صاف پانی کی فراہمی کے لئے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتا ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 15 مئی 2008 تاریخ ترسیل 2 جون 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی

(الف) یہ درست نہ ہے کہ جے بلاک سبزہ زار کے مکین گندہ پانی پینے پر مجبور ہیں کیونکہ واسا لاہور اپنے شہریوں (صارفین) کو پینے کے لئے صاف پانی مہیا کر رہا ہے پانی کی کوالٹی کو چیک کرنے کے لئے واسا لاہور کی لیبارٹری کا عملہ روزانہ شہر کے مختلف علاقوں سے پانی کے نمونہ جات حاصل کر کے ان کو ٹیسٹ کرتا ہے۔ مورخہ 08-06-17 کو واسا لیبارٹری کے عملہ نے جے بلاک سبزہ زار سے پانی کے نمونہ جات حاصل کیے اور ان کا ٹیسٹ کیا گیا جس کے مطابق واسا کا پانی جو جے بلاک سبزہ زار کو مہیا کیا جا رہا ہے پینے کے لئے صاف اور درست ہے۔ واسا لیبارٹری کی رپورٹ نمبر 35 مورخہ 08-06-19 کا پی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جواب اثبات میں نہ ہے جے بلاک کے رہائشیوں کو واسا صاف پانی مہیا کر رہا ہے؟

(تاریخ وصولی جواب 2 جولائی 2008)

موٹروے بائی پاس گندے نالے کے ساتھ پی ایچ اے کی خالی جگہ کا معاملہ

*289: **محترمہ آمنہ الفت**: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چوک شیر اکوٹ تا بجلی گھر ایل بلاک سبزہ زار موٹروے بائی پاس اور گندے نالے کے ساتھ پڑی خالی جگہ پی ایچ اے کے کسی منصوبے کے لئے ہے اگر ہاں تو پی ایچ اے کب تک اس جگہ پر اپنے منصوبے کا آغاز کرے گا، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بتائی جائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایل ڈی اے کے ٹرک وہاں پر سارے شہر کا کوڑا کرکٹ پھینکتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کوڑا کرکٹ اور گندگی کی وجہ سے سبزہ زار کے جے، ایف، ای اور ایل بلاک کے مکینوں کو شدید پریشانی کا سامنا ہے؟

(د) اگر جزوہائے بالا کے جوابات اثبات میں ہیں تو کیا محکمہ ان کی روشنی میں اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 15 مئی 2008 تاریخ ترسیل 2 جون 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی

(الف) اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ مذکورہ جگہ پی ایچ اے کے پاس نہ ہے لہذا اس جگہ پر کوئی منصوبہ پی ایچ اے کے زیر غور نہ ہے۔

(ب) موٹروے بائی پاس اور گندے نالہ کے ساتھ ایل ڈی اے کا کوئی ٹرک کوڑا کرکٹ نہیں پھینکتا تاہم کبھی کبھار گندے نالے کے ساتھ ساتھ گار پھینکی جاتی ہے جو سوکھ کر ریت میں تبدیل ہو جاتی ہے محکمہ واسا پوری کوشش کرتا ہے کہ یہاں کوڑا کرکٹ نہ پھینکا جائے۔

(ج) سبزہ زار کا علاقہ ابھی پوری طرح آباد نہ ہوا ہے اور خاص کر گندے نالے کے ساتھ ابھی خالی پلاٹ پڑے ہیں اور عموماً یہ ہوتا ہے اور دیکھا گیا ہے کہ جہاں کہیں خالی پلاٹ ہوتا ہے وہاں لوگ بھی گھروں کا کوڑا کرکٹ پھینک دیتے ہیں اسی طرح دوسرے محکمہ کے ٹرک بھی جہاں خالی جگہ دیکھتے ہیں گندگی پھینک جاتے ہیں جونہی یہ پلاٹ آباد ہو جائیں گے اور نہ لوگ نہ ہی کوئی محکمہ یہاں کوڑا کرکٹ پھینکے گا اور نہ یہاں گندگی پھیلے گی اور نہ ہی مکینوں کو کوئی پریشانی ہو گی۔

(د)۔ ایضاً۔

(تاریخ وصولی جواب 13 نومبر 2008)

اللہ توکل روڈ (پی پی 144) واہگہ ٹاؤن وعالیہ ٹاؤن کے گندے نالے کے مسائل

***377: جناب وسیم قادر:** کیا وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اللہ توکل روڈ واہگہ ٹاؤن پی پی 144 سے ایک گندا نالہ گزرتا ہے جس میں داروغہ والا سے لے کر محمود بوٹی تک کی آبادیوں کا گندا پانی گرتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صفائی نہ ہونے کی وجہ سے نالہ گندگی سے بھر چکا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ نالہ بند ہونے کی صورت میں گندا پانی علاقہ کی گلیوں میں آتا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ عالیہ ٹاؤن سک نہر نالے پر پانی کو بڑے نالے میں پھینکنے کے لئے موٹریں لگائی گئی تھیں، یہ موٹریں ایک دن میں کتنی دفعہ چلائی اور بند کی جاتی ہیں؟

(ہ) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے کہ کیا حکومت اللہ توکل روڈ محمود بوٹی کے نالے کو صاف کروانے کا اور نالوں سے موٹریں جو بند ہیں، انھیں چلانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 22 مئی 2008 تاریخ ترسیل 15 جون 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی

(الف) درست ہے کہ اللہ توکل روڈ واہگہ ٹاؤن پی پی 144 سے نالہ گزرتا ہے مگر داروغہ والا سے محمود بوٹی تک کی آبادیوں کا گندا پانی اس نالہ میں نہیں آتا ہے۔ ان آبادیوں کا پانی داروغہ والا بند روڈ کی ڈرینوں میں جاتا ہے۔

(ب) درست ہے چونکہ یہ نالہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کا ہے جس کی صفائی کی ذمہ داری بھی ان کی تھی لیکن اب حکومت پنجاب کی ہدایت پر واسا کے عملہ نے اس کی صفائی شروع کر دی ہے۔

(ج) درست ہے نالہ بند ہونے کی صورت میں گندا پانی علاقہ کی گلیوں میں آتا ہے۔

(د) درست نہیں ہے عالیہ ٹاؤن سک نہر نالے پر کسی قسم کی موٹریں نہیں لگائی گئیں۔

(ہ) واسا کے عملہ نے اللہ توکل روڈ نالے کی صفائی حال ہی میں جولائی 2008 میں کی ہے اور ماہ اگست میں اس نالے کی دوبارہ صفائی کا پروگرام ہے۔ نالے پر عالیہ ٹاؤن میں کسی قسم کی موٹریں نہیں لگائی گئیں اور یہ نالہ راوی دریا میں قدرتی بہاؤ کے ذریعے پانی لے کر جاتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 20 اکتوبر 2008)

لاہور۔ سیوریج اور عوام کو صاف پانی فراہم کرنے کے لئے کئے گئے اقدامات کی تفصیل

***421: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** کیا وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر میں کتنے ایسے محلے یا یونین کونسلز ہیں جن میں پینے کے پانی کے پائپ ناکارہ ہو چکے ہیں یا اپنی معیاد پوری کر چکے ہیں اور انکو ابھی تک تبدیل نہیں کیا گیا اسکی وجوہات بیان فرمائیں؟

(ب) لاہور شہر میں متعلقہ انتظامیہ لوگوں کو صاف پانی فراہم کرنے کیلئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے اور اسکے لئے 09-2008 کے بجٹ میں کتنے فنڈز رکھے جا رہے ہیں، اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 27 مئی 2008 تاریخ ترسیل 8 جون 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی

(الف) لاہور کی مختلف یونین کونسلز میں تقریباً سات سو کلو میٹر لائنیں ایسی تھیں جو یا تو ناکارہ ہو چکی تھیں یا اپنی میعاد پوری کر چکی تھیں ان میں اکثر لائنیں گیسٹر و پیکیج کے تحت تبدیل کی جا چکی ہیں۔ کیونکہ اے سی پائپ کی مارکیٹ میں کمی تھی اس وجہ سے کچھ لائنیں بروقت تبدیل نہ ہو سکیں اور محکمہ ہذا کو تقریباً ایک صد پچاس ملین روپے سرنڈر کرنا پڑے۔

(ب) لاہور میں لوگوں کو صاف پانی مہیا کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے جا رہے ہیں:-

1- پانی میں ہائپو کلورائیٹ محلول ملایا جا رہا ہے۔

2- اکثر و بیشتر واٹر سپلائی کی وہ لائنیں جو پرانی یا ناکارہ ہو چکی تھیں تبدیل کر دی گئی ہیں جو تھوڑی بہت رہ گئی ہیں ان کا تخمینہ جات لگایا جا رہا ہے۔

3- پائپ لائنوں کو گاہے بگاہے صاف کیا جا رہا ہے۔

4- رات کو پائپ لائنوں میں مثبت دباؤ رکھا جاتا ہے سال 08-2007 میں جو لائنیں تبدیل نہیں ہو سکیں، ان کے لئے موجودہ مالی سال 09-2008 میں گیسٹر و پیکیج کے تحت 500 ملین کے فنڈز رکھے جا رہے ہیں تاکہ ان کو بھی تبدیل کیا جا سکے۔

5- 69 عدد پرانے ٹیوب ویلز جن کی میعاد تقریباً ختم ہو چکی ہے ان کو موجودہ مالی سال 09-2008 میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ جس کے لئے 412.309 ملین روپے کے فنڈز رکھے گئے ہیں تاکہ لوگوں کو وافر مقدار میں صاف پانی مہیا کیا جا سکے۔

6- اس کے علاوہ حکومت پنجاب نے واسا کو 674.390 ملین روپے مہیا کئے ہیں جن سے لوڈ شیڈنگ کے دوران پانی کی ترسیل برقرار رکھنے کے لئے جنریٹر خرید کر ٹیوب ویلوں پر نصب کئے جائیں گے۔

(تاریخ وصولی جواب 9 اگست 2008)

گوجرانوالہ شہر میں واسا کی طرف سے کئے گئے ترقیاتی کاموں کی تفصیلات

***422: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) گوجرانوالہ شہر 09-2008 میں سیوریج کے نظام کیلئے کتنے فنڈز رکھے جا رہے ہیں؟

(ب) گوجرانوالہ شہر میں پینے کے پانی کیلئے نئے پائپ کب بچھائے جا رہے ہیں، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) گوجرانوالہ شہر میں اب تک کتنی آبادیوں / علاقوں کو واسا نے پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کیلئے اقدامات اٹھائے ہیں، انکے نام فراہم کئے جائیں؟

(د) 2002 سے اب تک گوجرانوالہ شہر میں واسا نے جو ترقیاتی کام کئے انکی سال وائز تفصیل فراہم کریں؟

(تاریخ وصولی 27 مئی 2008 تاریخ ترسیل 8 جون 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی

(الف) مالی سال 09-2008 میں سیوریج کے نظام کے لئے 150.00 ملین فنڈز مختص کئے گئے ہیں جس سے کھیالی شاہ پور، قلعہ دیدار سنگھ، اروپ اور نندی پور ٹاؤنز کے موجودہ سیوریج، ڈسپوزل اسٹیشن کی بحالی و توسیع (اپ گریڈیشن) شامل ہے۔

(ب) واسا گوجرانوالہ مالی سال 08-2007 اور 09-2008 میں پینے کے پانی کے لئے 193.885 ملین روپے کی لاگت سے 21 عدد نئے ٹیوب ویل اور تقریباً 130 کلو میٹر واٹر سپلائی کی پائپ لائنیں بچھائی جا رہی ہیں۔

(ج)واسانے اب تک مندرجہ بالا سکیم کے تحت واٹر سپلائی کی لائنیں مدینہ کالونی، جناح روڈ، بیکو پور، علی آباد، عثمان کالونی، چک جگنہ، گلزار کالونی، نوشہرہ سانسی، مدینہ کالونی، کھیالی، شاہین آباد، سمن آباد، دھلے، راجکوٹ، زاہد کالونی، رسول پورہ، عطا محمد روڈ، طارق آباد، قاسم ٹاؤن، سلیم کالونی، فرید ٹاؤن، چمن شاہ، بلال پورہ، عرفات کالونی، فقیر پورہ، عثمان پارک، علی پارک، سیالوی ٹاؤن، میاں سانسی، مومن آباد، مختار کالونی، گرجاکھ، افضل پورہ، کلرآبادی، حمید پورہ میں بچھائی جارہی ہیں-واسا کو اس سے پہلے میں کوئی فنڈز مہیانہ کئے گئے ہیں-

(د)واسانے 2002 سے اب تک جو ترقیاتی کام کروائے ہیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(تاریخ وصولی جواب 9 اگست 2008)

صوبہ میں جعلی ہاؤسنگ سکیموں کی روک تھام کے لئے اٹھائے گئے اقدامات

***484: راجہ حنیف عباسی ایڈووکیٹ:** کیا وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) موجودہ حکومت صوبہ بھر میں جعلی ہاؤسنگ سکیموں کی روک تھام اور عوام کو لوٹ کھسوٹ سے بچانے کے لئے کیا اقدامات اٹھارہی ہے، تفصیلاً بتایا جائے؟

(ب) صوبائی حکومت کی معلومات کے مطابق صوبہ بھر میں ضلع وار کل کتنی اور کون کون سی جعلی ہاؤسنگ سکیمیں ہیں؟

(تاریخ وصولی 29 مئی 2008 تاریخ ترسیل 19 جون 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی

(الف) ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے تمام ادارے اپنی اپنی حدود میں اگر کوئی جعلی ہاؤسنگ سکیم ہو تو اس کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کرتے ہیں اور چالان کرکے عدالتوں میں پیش کرتے ہیں اور ایسی سکیموں سے آگاہی کے لئے اخبارات میں اشتہار بھی دیتے ہیں تاکہ عوام ایسی سکیموں سے ہوشیار رہیں-

(ب) محکمہ ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے ذیلی اداروں میں جعلی ہاؤسنگ سکیموں کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

نام ادارہ	جعلی ہاؤسنگ سکیموں کی تعداد	
ترقیاتی ادارہ فیصل آباد	73	تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے-
ترقیاتی ادارہ راولپنڈی	29	تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے-
ترقیاتی ادارہ گوجرانوالہ	1	تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے-
ترقیاتی ادارہ، لاہور	131	تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے-
کل	234	

(تاریخ وصولی جواب 25 اکتوبر 2008)

صوبہ میں بحریہ ٹاؤن کی ہاؤسنگ سکیمیں و دیگر تفصیلات

***485: راجہ حنیف عباسی ایڈووکیٹ:** کیا وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں بحریہ ٹاؤن کی کہاں کہاں ہاؤسنگ سکیمیں ہیں؟

(ب)مذکورہ ہر ایک سکیم کی ہر شہر میں کل کتنی زمین ہے؟

(ج)راولپنڈی میں بحریہ ٹاؤن نے اپنے قیام سے آج تک کل کتنے فیز شروع کئے، کون کون سا فیز مکمل کر لیا گیا اور کون کون سا ابھی نامکمل ہے؟

(تاریخ وصولی 29 مئی 2008 تاریخ ترسیل 19 جون 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی

(الف)بحریہ ٹاؤن کی ایل ڈی اے لاہور اور آر ڈی اے راولپنڈی کی حدود میں کل 7 عدد سکیمیں ہیں جن میں دو عدد سکیمیں لاہور میں ایل ڈی اے سے منظور ہوئی ہیں اور پانچ عدد سکیمیں راولپنڈی کی حدود میں ہیں ان سکیموں کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

(1)بحریہ ٹاؤن فیز 1 اور 11 راولپنڈی (2)سفاری والاز 1، راولپنڈی (3)سفاری ولاز 11، راولپنڈی (4)بحریہ ٹاؤن فیز 8 راولپنڈی (5)بحریہ پیراڈائز، راولپنڈی (6)بحریہ ٹاؤن سیکٹر-اے، لاہور (موضع جلیانہ اور مراکہ) لاہور فیز 8 (7)بحریہ ٹاؤن، موضع پاجیاں، لاہور

(ب)مذکورہ 7 سات سکیموں کے رقبہ کی تفصیل حسب ذیل ہے

نمبر شمار	نام سکیم	رقبہ
1	بحریہ ٹاؤن فیز 1 اور 11 راولپنڈی	1929.05 کنال
2	سفاری ولاز- 1، راولپنڈی	408.22 کنال
3	سفاری ولاز- 11، راولپنڈی	225.00 کنال
4	بحریہ ٹاؤن فیز VIII، راولپنڈی	5954.80 کنال
5	بحریہ پیراڈائیز، راولپنڈی	164.64 کنال
	کل رقبہ	8681.71 کنال
6	بحریہ ٹاؤن سیکٹر-اے لاہور (موضع جلیانہ اور مراکہ) لاہور	684.90 کنال
7	بحریہ ٹاؤن، موضع پاجیاں، لاہور	466.10
	کل رقبہ	1151.00 کنال

(ج)راولپنڈی ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی حدود میں بحریہ ٹاؤن نے اپنی سکیموں کے کل پانچ فیز شروع کئے تھے جنکی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام سکیم	ترقیاتی کام کی کیفیت
1	سفاری ولاز-1	تقریباً 90 فیصد تک ترقیاتی کام مکمل کر لیا گیا ہے
2	سفاری ولاز-11	تقریباً 90 فیصد تک ترقیاتی کام مکمل کر لیا گیا ہے
3	بحریہ ٹاؤن فیز-1 اور 11	تقریباً 90 فیصد تک ترقیاتی کام مکمل کر لیا گیا ہے
4	بحریہ ٹاؤن فیز- 8	ترقیاتی کام شروع ہے

5	بحریہ پیراڈائیز	ترقیاتی کام شروع ہے

(تاریخ وصولی جواب 20 اکتوبر 2008)

پی پی 144 لاہور میں واسا کے ٹیوب ویلز کی تعداد و دیگر تفصیلات

***600: جناب وسیم قادر:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) پی پی 144 میں واسا کے کتنے ٹیوب ویلز واٹر سپلائی کے لئے کہاں کہاں لگے ہوئے ہیں؟

(ب) ان ٹیوب ویلز سے روزانہ کتنے گیلن پانی حلقہ کے لوگوں کو فراہم کیا جاتا ہے؟

(ج) ان ٹیوب ویلز میں سے کتنے کب سے خراب ہیں؟

(د) ہر یونین کونسل میں کتنے ٹیوب ویلز ہیں؟

(ہ) کیا یہ ٹیوب ویلز اس حلقہ کی آبادی کے مطابق پانی فراہم کر رہے ہیں؟

(و) اگر اس حلقہ کی آبادی میں مزید واٹر سپلائی کے ٹیوب ویلز لگانے کی ضرورت ہے تو حکومت کب تک، مزید ٹیوب ویلز اس حلقہ میں لگانے / نصب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 7 جون 2008 تاریخ ترسیل 14 جون 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی

(الف) پی پی 144 میں 17 عدد ٹیوب ویلز مندرجہ ذیل جگہوں پر لگے ہوئے ہیں۔

1 سانسی کوارٹرز	2 باغیچی سیٹھاں	3 سحر روڈ
4 ثریا جبین پارک	5 ڈپٹی یعقوب کالونی	6 دربار مادھو لال حسین
7 عالیہ ٹاؤن	8 گلشن شالیمار بہار	9 ملاپ سٹریٹ
10 محمود بوٹی ڈسپوزل	11 محمود بوٹی رنگ روڈ نمبر 2	12 محمود بوٹی رنگ روڈ نمبر 3
13 شاہ گوہر پیر	14 سید دی مل	15 بیگم پورہ
16 سنگھ پورہ	17 شاہ بدر دیوان	

(ب) ان ٹیوب ویلز میں سے روزانہ تقریباً 2 کروڑ 40 لاکھ گیلن پانی علاقہ کے لوگوں کو فراہم کیا جا رہا ہے۔

(ج) یہ سارے ٹیوب ویلز چالو حالت میں ہیں۔

(د) ہر یونین کونسل میں ٹیوب ویلز کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:-

1- یونین کونسل نمبر 33 3 عدد

2- یونین کونسل نمبر 34 2 عدد

3- یونین کونسل نمبر 35 3 عدد

4- یونین کونسل نمبر 36 2 عدد

5- یونین کونسل نمبر 37 3 عدد

6- یونین کونسل نمبر 38 ایک عدد

7- یونین کونسل نمبر 18 3 عدد

(ہ) اس حلقہ میں پانی کی کمی ہے۔

(و)اس حلقہ کی آبادی کے لئے مزید ٹیوب ویل نصب کرنے کی ضرورت ہے۔حکومت پنجاب نے لاہور شہر میں صاف پانی کی فراہمی کو مسلسل اور یقینی بنانے کے لئے 69 نئے ٹیوب ویلوں کی تنصیب کی منظوری مبلغ 412.309 ملین روپے دے دی ہے۔جن میں اس حلقے کے تین نئے ٹیوب ویل بمقام سنگھ پورہ پارک، سنگھ پورہ نزد جی ٹی روڈ اور کوٹ خواجہ سعید کانجی ہاؤس بھی شامل ہیں۔ان ٹیوب ویلوں کی تنصیب کا ٹھیکہ فرنٹیئر ورکس آرگنائزیشن کمپنی کو دے دیا گیا ہے اور جلد ہی کام کا آغاز ہو جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 13 نومبر 2008)

فیصل آباد۔ایف ڈی اے سٹی سکیم کی تعمیر و دیگر تفصیلات

***605: محترمہ رفعت سلطانہ:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) فیصل آباد میں ایف ڈی اے سٹی سکیم کہاں اور کتنے رقبہ پر تعمیر کی جارہی ہے پلاٹوں کی تعداد ان کی قیمت / ڈویلپمنٹ چارجز کی مکمل تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) اس سکیم کے تحت پلاٹ حاصل کرنے والے کس اکاؤنٹ اور بنک میں پلاٹوں کی قیمت / ڈویلپمنٹ چارجز جمع کرواتے ہیں؟

(ج) اب تک اس سکیم کی مد میں کتنی رقم کون سے بنک میں جمع ہو چکی ہے فروخت اور باقی رہ جانے والے پلاٹوں کی تعداد رقبہ کی مکمل تفصیل بیان کی جائے؟

(د) اس سکیم کا اب کیا سٹیٹس ہے کب تک اس کی تعمیر مکمل کرنے کا پروگرام ہے؟

(تاریخ وصولی 8 جون 2008 تاریخ ترسیل 17 جولائی 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی

(الف) ایف ڈی اے سٹی ہاؤسنگ سکیم چک نمبر 5 ج ب (تحصیل صدر)، چک نمبر 118 ج ب (تحصیل صدر) چکنمبر 119 ج ب تحصیل سٹی ضلع فیصل آباد موٹروے ایم-3 کے ساتھ ساتھ 1245 ایکڑ رقبہ پر پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت بنائی جا رہی ہے۔جس میں مالکان اراضی کو زمین کے عوض 30% ترقیاتی سہولتوں سے مزین پلاٹ دیئے جارہے ہیں اس میں پلاٹوں کی تعداد 10057 ہے۔اسکی قیمت فروخت -/64000 روپے فی مرلہ ہے جس میں -/15000 روپے فی مرلہ ترقیاتی اخراجات شامل ہیں۔

(ب) اس سکیم کے تحت پلاٹ حاصل کرنے والوں نے اکاؤنٹ نمبر 2911864-01031600- 10032216-01031950-01031750 بنک الفلاح لیاقت روڈ فیصل آباد میں بالترتیب ایک چوتھائی، چھ اقساط اور ترقیاتی مصارف جمع کروائے جبکہ بیرون فیصل آباد جمع ہونے والی رقم بھی مندرجہ بالا اکاؤنٹس میں ہی بھجوائی گئی۔

(ج) اب تک اس مد میں کل 3461 ملین روپے جمع ہوئے جبکہ 345 ملین ابھی تک الاٹیوں کی طرف بقایا ہیں 5257 قرعہ اندازی کے پلاٹوں میں 5013 پلاٹ بک چکے ہیں 244 بقایا ہیں جو کہ ضرورت مند الاٹیوں نے الاٹمنٹ کے بعد اپنی جمع شدہ رقم لے کر واپس کر دیئے۔جواب قواعد کے مطابق نیلام عام میں فروخت کئے جائیں گے۔

(د) اس سکیم میں اب تک 50 فیصد ترقیاتی کام مکمل ہو چکے ہیں اور بقایا جون 2009 تک مکمل کرنے کا پروگرام ہے اس دوران مکمل ہونے والے بلاکوں میں الاٹیوں کو قبضہ دینا شروع کر دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 9 اگست 2008)

مین بازار بیگم کوٹ لاہور میں سیوریج کے مسائل

616: رانا محمد اقبال خاں: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مین بازار بیگم کوٹ لاہور میں سیوریج کی ناقص تعمیر کی وجہ سے بازار میں گٹروں کا پانی اکثر کھڑا رہتا ہے ؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سیوریج کا نظام ٹھیک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں ؟

(تاریخ وصولی 9 جون 2008 تاریخ ترسیل 4 جولائی 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی

(الف) مین بازار بیگم کوٹ میں سیور لائن 1981 میں مکمل کی گئی تھی-وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ 24 انچ قطر کی لائن پرانی و خستہ حال ہو گئی ہے اور آبادی میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے جس سے نکاسی آب کی موجود سہولت ناکافی ہوتی جا رہی ہے-واسا کا عملہ شیڈول کے مطابق سیور کی صفائی کرتا رہتا ہے مین ہولز کا درمیانی فاصلہ کم کیا جا رہا ہے تاکہ سیور کی صفائی میں آسانی پیدا ہو تمام سیور لائنوں کی تعمیر معیار کے مطابق ہوتی ہے اور واسا کوالٹی کنٹرول اس کے معیار کا سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے

(ب) بیگم کوٹ کے علاقے میں سیوریج سسٹم کی بہتری کیلئے 36 انچ قطر کا سیور لگانے کا منصوبہ رواں مالی سال کے ترقیاتی پروگرام میں رکھا گیا ہے جس پر 1 کروڑ 85 لاکھ خرچ ہو گا-

حکومت اس علاقے کی بہتری کیلئے خاص توجہ دے رہی ہے رواں مالی سال میں اس منصوبہ کی تکمیل کے بعد بیگم کوٹ مین بازار کے سیور کا نظام ٹھیک ہو جائے گا

(تاریخ وصولی جواب 12 ستمبر 2008)

لاہور-ناصر کالونی اور گاڈھی چوک اور ایف بلاک گلشن راوی کے قریب گندے نالے پر پل بنانے کا مسئلہ

630: مہر اشتیاق احمد: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نیو شالیمار کالونی، غنی کالونی، ناصر کالونی، گاڈھی چوک اور ایف بلاک گلشن راوی بند روڈ لاہور کے درمیان بہنے والے گندے نالے پر ٹریفک کی آمدرفت کے لئے گلشن راوی پل اور شیرا کوٹ پل بنے ہوئے ہیں، ان پلوں کا درمیانی فاصلہ دو میل سے بھی زیادہ ہے-جس میں گزرگاہ کیلئے ایک پلی مسجد اقصیٰ اور دوسری پائپوں والی پلی بنائی گئی ہے ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ غنی کالونی، ناصر کالونی، نیو مسلم پارک کے مکینوں کو گلشن راوی لاہور کے قبرستان میں میت کو دفنانے کیلئے ایک میل سے زیادہ فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے اور ٹریفک کی آمدورفت میں بھی مشکلات پیش آتی ہیں ؟

(ج) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ناصر کالونی اور گاڈھی چوک اور ایف بلاک گلشن راوی کے قریب گندے نالے پر ٹریفک آمدورفت کیلئے پل بنا کر مکینوں کی مشکلات دور کرنے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں ؟

(تاریخ وصولی 10 جون 2008 تاریخ ترسیل 14 جولائی 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ ٹریفک کی آمد و رفت کے لئے گلشن راوی پل اور شیرا کوٹ پل بنے ہوئے ہیں ان کے درمیان درج ذیل مزید 7 پل اور پلیاں ہیں، ان کا درمیانی فاصلہ لف نقشہ پر درج ہے جو کہ کہیں بھی 500 میٹر سے زیادہ نہیں ہے۔

(ب) نالے پر پل یا پلیاں موجود ہیں۔ کہیں بھی دو پل یا پلیوں کا درمیانی فاصلہ 500 میٹر سے زیادہ نہیں ہے۔

(ج) مذکورہ گندے نالے پر مناسب تعداد میں پل اور پلیاں موجود ہیں تاہم اگر مزید پل بنانے کی ضرورت سامنے آئی تو متعلقہ محکمہ کو ہدایت کر دی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 20 اکتوبر 2008)

فاطمہ جناح ہاؤسنگ سکیم کے لئے خریدی گئی زمین کے متاثرین کی ادائیگی کا مسئلہ

***664: ڈاکٹر محمد اختر ملک**: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایم ڈی اے نے وہاڑی روڈ ملتان پر فاطمہ جناح ہاؤسنگ سکیم بنائی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکیم کے لئے رقبہ 4/5 سال قبل لوگوں سے حاصل کیا گیا تھا اس وقت فی ایکڑ کی قیمت 10/12 لاکھ روپے تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ابھی تک ایم ڈی اے اور متعلقہ دیگر اداروں نے متاثرین زمین کی پے منٹ نہ کی ہے جبکہ اس وقت اس جگہ فی ایکڑ اراضی کی قیمت ایک سے سوا کروڑ روپے تک ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب اس سکیم کے متاثرین کو زبردستی 4/5 سال قبل کی زمین کی قیمت ادا کی جا رہی ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس سکیم کے متاثرین کو موجودہ ریٹ کے مطابق ان کی زمین کی ادائیگی کرنے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 10 جون 2008 تاریخ ترسیل 5 جولائی 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی

(الف) درست ہے۔

(ب) حصول اراضی کے لئے فاطمہ جناح فیز I کی ابتدائی نوٹیفکیشن پنجاب گزٹ میں مورخہ 05-08-2004 کو شائع ہوا ڈسٹرکٹ پرائس اسیسمنٹ کمیٹی (District Price Assessment Committee) نے اپنے فیصلہ بمطابق مورخہ 19-11-2005 ایم ڈی اے کو 98 کروڑ 60 لاکھ 29 ہزار روپے بطور معاوضہ زمین ادا کرنے کو کہا جو کہ خزانہ سرکار میں جمع کرا دیئے گئے بعد میں معاوضہ زمین کی منظوری کے لئے کیس ریونیو بورڈ لاہور بھیجا گیا جس نے نومبر 2007 میں اپنے آفیسران کی ٹیم سکیم کے علاقہ میں بھیجی جس نے حالات و واقعات کا جائزہ لے کر ڈسٹرکٹ پرائس اسیسمنٹ کمیٹی کے مقرر کردہ معاوضہ

زمین میں 29 کروڑ روپے کا اضافہ کر دیا جو کہ 30 فیصد بنتا ہے ایم ڈی اے نے اس اضافہ کے خلاف ریونیو بورڈ پنجاب میں اپیل کی جسے مسترد کر دیا گیا بالآخر کل ایک ارب، ستائیس کروڑ روپے کی رقم اس وقت کی موجودہ مارکیٹ ریٹ کے مطابق خزانہ سرکار میں جمع کرا دیئے گئے اگر ابتدا میں مبینہ طور پر زمین کی قیمت اوسطا 12 / 10 لاکھ روپے فی ایکڑ تھی تو ریونیو بورڈ کی طرف سے کئے گئے اضافہ کے ساتھ مالکان زمین کو اب اوسطاً 19 لاکھ روپے فی ایکڑ ادائیگی کی جا رہی ہے جو حکومت پنجاب کی متعین کردہ شرح کے عین مطابق ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ متاثرین زمین کو معاوضہ کی ادائیگی نہیں کی جا رہی ہے اب تک ایک ارب ستائیس کروڑ روپے میں سے 80 کروڑ روپے کی ادائیگی کی جا چکی ہے اور مزید ادائیگی کا سلسلہ مسلسل جاری ہے جس کے لئے متاثرین زمین کی سہولت کے لئے موقع پر ہی کیمپ آفس بنا دیا گیا ہے۔ جہاں تک زمین کے ریٹ کا تعلق ہے اس کا جواب جزو ب میں تفصیلاً دیا جا چکا ہے تاہم یہ وضاحت ضروری ہے کہ زمین کی قیمت میں معتد بہ اضافہ MDA کی طرف سے ہاؤسنگ سکیم بنانے کی وجہ سے ہی ہوا ہے۔

(د) اس کی تفصیل جزو "ب" میں دے دی گئی ہے۔

(ہ) زمین کا معاوضہ بمطابق قواعد و ضوابط لگایا گیا ہے جس کی تفصیل جزو "ب" میں آ چکی ہے اور 65 فیصد معاوضہ زمین کی ادائیگی مالکان کو ہو چکی ہے اور باقی ہو رہی ہے چونکہ قانونی تقاضے پورے کرتے ہوئے مروجہ ریٹ کے مطابق ادائیگی ہو رہی ہے لہذا اس مرحلے پر زمین کی قیمت میں اضافہ کرنا ممکن نہیں ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 9 اگست 2008)</u>

فاطمہ جناح ہاؤسنگ سکیم ملتان میں جعلی الاٹمنٹ کی تحقیقات کا معاملہ

666: ڈاکٹر محمد اختر ملک: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فاطمہ جناح ہاؤسنگ سکیم فیز 1 اور 11 میں کتنے پلاٹ کس کس سائز کے بنائے گئے ہیں، ان کی قیمت کس حساب سے مقرر کی گئی ہے، پلاٹ وائز قیمت بتائیں؟

(ب) اس سکیم میں الاٹمنٹ کے لئے کتنے افراد نے درخواستیں جمع کروائی ہیں اور ان سے درخواست فارم اور پروسیسنگ کے لئے کتنی رقم فی درخواست وصول کی گئی؟

(ج) جن افراد کو پلاٹ الاٹ کئے گئے ہیں ان کے نام، ولدیت اور پتہ جات کی تفصیل بتائیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ جن افراد کو یہ پلاٹ الاٹ ہوئے ہیں ان میں اکثریت ایم ڈی اے کے ملازمین اور ان کے رشتہ داروں کی ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس جعلی الاٹمنٹ کی تحقیقات کروانے اور اس کے ذمہ داران کے خلاف قانونی اور محکمانہ کارروائی کرنے کے علاوہ یہ الاٹمنٹ دوبارہ بذریعہ قرعہ اندازی کروانے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 11 جون 2008 تاریخ ترسیل 5 جولائی 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی

(الف) فاطمہ جناح ہاؤسنگ سکیم میں پلاٹوں کی تفصیل درج ذیل ہے

(الف) قیمت پلاٹ فاطمہ جناح ہاؤسنگ سکیم فیز-1 = -/50000 روپے فی مرلہ

(ب)قیمت پلاٹ فاطمہ جناح ہاؤسنگ فیز-11 = -/60000روپے فی مرلہ

سائز وائز تفصیل وقیمت فی پلاٹ

(1) فاطمہ جناح فیز-I(کل پلاٹس=5347)

20مرلہ=900پلاٹس (قیمت فی پلاٹ دس لاکھ روپے)

15مرلہ=284پلاٹس (قیمت فی پلاٹ سات لاکھ پچاس ہزار روپے)

10مرلہ=1814پلاٹس (قیمت فی پلاٹ پانچ لاکھ روپے)

7مرلہ=656پلاٹس قیمت فی پلاٹ تین لاکھ پچاس ہزار روپے)

5مرلہ=1693پلاٹس (قمیت فی پلاٹ دولاکھ پچاس ہزار روپے)

(ii)فاطمہ جناح فیز- II (کل پلاٹس=1798)

20مرلہ=563پلاٹس (قیمت فی پلاٹ بارہ لاکھ روپے)

10مرلہ=895پلاٹس (قیمت فی پلاٹ چھ لاکھ روپے)

5مرلہ=340پلاٹس (قیمت فی پلاٹ تین لاکھ روپے)

(ب)فاطمہ جناح ٹاؤن فیز-Iمیں6645اور فاطمہ جناح ٹاؤن فیزIIمیں5432افراد نے درخواستیں جمع کروائیں درخواست فارم کی قیمت-/500روپے فی فارم رکھی گئی جب کہ پروسیسنگ کے لئے کوئی رقم وصول نہ کی گئی-

(ج)فاطمہ جناح ٹاؤن فیز1اور11میں جن افراد کو پلاٹ الاٹ ہوئے ان کی مطلوبہ فہرست کافی ضخیم ہے جو دفتر ڈائریکٹر جنرل ایم ڈی اے میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے-

(د)لاہور شہر کے لئے ایل ڈی اے نے حکومت کی ہدایت پر سرکاری ملازمین کے لئے ایک علیٰحدہ ہاؤسنگ سکیم ایل ڈی اے، ایونیو-1 بنائی انہی حکومتی ترجیحات کے پیش نظر ملتان ترقیاتی ادارہ نے فاطمہ جناح ہاؤسنگ سکیم میں50فیصد کوٹہ سرکاری ملازمین کے لئے مخصوص کیاچنانچہ سرکاری ملازمین کا کوٹہ مخصوص کرنے اور الاٹمنٹ بذریعہ قرعہ اندازی کرنے کے لئے وزیراعلیٰ پنجاب سے اس امر کی پیشگی منظوری لی گئی-چونکہ50فیصد پلاٹس سرکاری ملازمین کے لئے مختص ہیں-اس سے یہ غلط تاثر لیا گیا ہے کہ اکثر پلاٹس ایم ڈی اے اور دیگر محکموں کے ملازمین اوران کے رشتہ داروں میں تقسیم کردیئے گئے ہیں جب کہ یہ درست نہ ہے-اس ضمن میں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ فیز11میں کل1798پلاٹوں میں سے پچاس فیصد کوٹہ889بنتا تھا جس کے جواب میں تمام سرکاری/نیم سرکاری محکمہ جات سے807درخواستیں موصول ہوئیں اور تمام درخواست دہندگان کو پلاٹ الاٹ کردیئے گئے جن میں سے ایم ڈی اے کے41ملازمین کو پلاٹ الاٹ ہوئے جو کہ کل پلاٹوں کا2.28 (تقریباًسوادو)فیصد بنتا ہے-بریں بنائیہ کہنا کہ اکثر پلاٹ ایم ڈی اے ملازمین کو الاٹ کئے گئے درست نہ ہے-ملازمین کے حصے کا باقی کوٹہ جنرل کوٹہ میں شامل کیا گیا-

(ہ)فاطمہ جناح ٹاؤن فیز1کی قرعہ اندازی مورخہ29-5-2006کو اس وقت کے وزیر ہاؤسنگ،الاٹمنٹ کمیٹی اور عوام کے سامنے کمپیوٹر کے ذریعے عمل میں لائی گئی،اب تک سکیم میں پلاٹوں کی قیمت کے عوض تمام اقساط جمع ہوچکی ہیں اور موقع پر ترقیاتی کام بھی جاری ہے،مالکان اراضی کو معاوضہ کی ادائیگی شروع ہوچکی ہے-اب تک سابقہ مالکان اراضی نے85فیصد معاوضہ زمین کے چیک وصول کرلئے ہیں اور موقع پر کیمپ آفس بنادیا گیا ہے تاکہ باقی معاوضہ زمین کی جلد ادائیگی کو یقینی بنایا جاسکے-

فاطمہ جناح ٹاؤن فیز11کی قرعہ اندازی مورخہ18-3-2008کو چیئرمین ایم ڈی اے/ضلع ناظم،ڈی سی او،الاٹمنٹ کمیٹی اور عوام کے سامنے بذریعہ کمپیوٹر عمل میں لائی گئی-پلاٹوں کی دو قسطیں جمع ہوچکی ہیں-سابقہ مالکان اراضی کے معاوضہ کی رقم-/753400000روپے خزانہ سرکار میں جمع ہوچکی ہے-بورڈ آف ریونیو پنجاب سے حتمی منظوری کے بعد سابقہ مالکان اراضی کو معاوضہ کی ادائیگی کردی جائے گی-

مذکورہ بالا وضاحت کی روشنی میں اس مرحلہ پر دوبارہ قرعہ اندازی ممکن نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 7 نومبر 2008)

لکھوڈیر روڈ باغبانپورہ میں واٹر سپلائی کے گھریلو و کمرشل کنکشن کی تعداد و دیگر تفصیلات

*746: **محترمہ عارفہ خالد پرویز:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لکھوڈیر روڈ باغبانپورہ لاہور اور اس سے ملحقہ گلیوں میں واٹر سپلائی کے کمرشل اور ڈومیسٹک کنکشن کی تعداد کیا ہے، علیٰحدہ علیٰحدہ بتائی جائے؟

(ب) لکھوڈیر روڈ باغبانپورہ لاہور اور اس سے ملحقہ گلیوں کی واٹر سپلائی کے کمرشل کنکشن جن فیکٹریوں، سکولوں اور دیگر کاروباری مراکز میں لگائے گئے ہیں ان کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ج) لکھوڈیر روڈ باغبانپورہ لاہور اور اس سے ملحقہ گلیوں میں 2005 سے یکم جون 2008 تک کتنے ڈومیسٹک کنکشن کمرشل کئے گئے ہیں، مکمل تفصیلی فہرست پیش کی جائے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ لکھوڈیر روڈ باغبانپورہ اور اس سے ملحقہ گلیوں میں کمرشل استعمال ہونے والے واٹر کنکشن ڈومیسٹک شرح سے ہی بل ادا کر رہے ہیں، اگر ہاں تو حکومت اس سلسلے میں کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ کے اہلکاران وافسران کی ملی بھگت سے ڈومیسٹک واٹر کنکشن کمرشل استعمال ہو رہے ہیں اگر ہاں تو اس سلسلے میں حکومت کرپٹ اہلکاران وافسران کے خلاف کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 18 جون 2008 تاریخ ترسیل 14 جولائی 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی

(الف)(i) لکھوڈیر روڈ شادی پورہ کی وارڈ نمبر 023 کے واٹر کنکشنوں کی تعداد کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

وارڈ کے کل کنکشنوں کی تعداد گھریلو 2350

کمرشل 95

متعلقہ گلی 12،13 لکھوڈیر روڈ شادی پورہ کے کنکشنوں کی تعداد

گھریلو 202

کمرشل 9

(ii) لکھوڈیر روڈ پر شالیمار ٹاؤن وارڈ نمبر 011 کے واٹر کنکشنوں کی تعداد کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

وارڈ کے کل کنکشنوں کی تعداد: گھریلو 3097

کمرشل 47

متعلقہ لکھوڈیر روڈ شالیمار ٹاؤن کے واٹر کنکشنوں کی تعداد:

گھریلو 60

کمرشل 16

کمرشل ایکوافر سیور بلوں کی تعداد: 38

(iii) لکھوڈیر روڈ پر، شالیمار ٹاؤن وارڈ نمبر 012 کے واٹر کنکشنوں کی تعداد کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

<u>وارڈ کے کل کنکشنوں کی تعداد:-</u> گھریلو 2871

کمرشل 27

متعلقہ ملحقہ گلی نمبر46تا50، 54-سی اور 54 ڈی

<u>واٹر کنکشنوں کی تعداد</u> گھریلو 320

کمرشل 5

(ب) لکھوڈیر روڈ شادی پورہ و لکھوڈیر روڈ شالیمار ٹاؤن اور اس سے ملحقہ گلیوں کی واٹر سپلائی کے کمرشل کنکشن جن فیکٹریوں، سکولوں اور دیگر کاروباری مراکز میں لگائے گئے ہیں، ان کی مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) لکھوڈیر روڈ شالیمار ٹاؤن کی وارڈ نمبر 011 میں ایک عدد گھریلو واٹر کنکشن کو کمرشل واٹر کنکشن میں تبدیل کیا گیا تھا، جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ بات درست نہیں ہے لکھوڈیر روڈ شادی پورہ و لکھوڈیر روڈ شالیمار ٹاؤن کے کمرشل کنکشنوں کے بل کمرشل ریٹس پر ہی جاری کئے جا رہے ہیں۔ جونہی محکمہ کے علم میں یہ بات آتی ہے کہ کسی گھریلو کنکشن کا کمرشل استعمال ہو رہا ہے تو فوراً انضباطی کارروائی کرتے ہوئے کمرشل ریٹس پر بل جاری کر دیا جاتا ہے۔

(ہ) یہ بات درست نہیں ہے اگر محکمہ کے علم میں کوئی بھی بے ضابطگی آتی ہے تو متعلقہ اہلکاران کے خلاف فوری طور پر انضباطی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 12 اگست 2008)</u>

<u>لکھوڈیر روڈ باغبانپورہ لاہور میں واسا کے بل تقسیم کرنے والے اہلکاران کی تفصیل</u>

***747: <u>محترمہ عارفہ خالد پرویز:</u>** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لکھوڈیر روڈ باغبانپورہ لاہور اور اس سے ملحقہ گلیوں میں واسا کے بل تقسیم کرنے والے اہلکاران کے نام، عہدہ اور عرصہ تعیناتی سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ واسا کے بل تقسیم کرنے والے اہلکاران مذکورہ علاقے کے لوگوں کو ناجائز تنگ کرنے کے مختلف طریقے اور حربے استعمال کرتے رہتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ واسا کے بل تقسیم کرنے والے اہلکاران نے لکھوڈیر روڈ اور اس سے ملحقہ گلیوں کے صارفین کو بل تقسیم کرنے کے چند روز بعد دوبارہ بل واپس لے کر ان بلوں پر ہاتھ سے تاریخ تبدیل کر کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر، ایس ٹی اینڈ اے بی، واسا ایل ڈی اے لاہور کے جعلی دستخط کر کے مہر بھی لگاتے ہیں، اگر ہاں تو جو اہلکار بلوں پر اپنے افسر کے دستخط کر رہے ہیں اور اس پر مہر بھی لگا رہے ہیں، اس کی قانونی حیثیت کے بارے میں ایوان کو مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ بل کی ادائیگی کی پرنٹ شدہ حتمی تاریخ میں کوئی کلرک یا بل تقسیم کرنے والا اہلکار ردوبدل کر سکتا ہے، اگر کم کر سکتا ہے تو اس کے طریقے کار کی وضاحت کی جائے؟

(ہ) اگر جزوہائے بالا کے جوابات اثبات میں ہیں تو کیا حکومت ایسے کرپٹ اہلکاران وافسران کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 18 جون 2008 تاریخ ترسیل 14 جولائی 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی

(الف) لکھوڈیر روڈ باغبانپورہ۔ شادی پورہ وارڈ نمبر 023 میں محمد اشفاق، اے ایف آئی (اسسٹنٹ فیلڈ انسپکٹر) ٹکٹ نمبر 11445 عرصہ تقریباً (3) سال سے تعینات تھا۔مذکورہ اہلکار مورخہ 9 جون 2008 کو ایک شکایت کی بنا پر معطل کیا گیا تھا۔جس کی تبدیلی ریونیو آفس شالیمار ٹاؤن سے علامہ اقبال ٹاؤن میں ہو چکی ہے۔اس کی جگہ پر علی ظفر اے ایف آئی (اسسٹنٹ فیلڈ انسپکٹر) تعینات کر دیا گیا ہے۔

(ب) یہ بات درست نہیں ہے۔واسا کے اہلکاران پوری تندہی سے خدمات سرانجام دے رہے ہیں تاہم اگر کوئی شکایت ملتی ہے تو اس پر قواعد کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے۔

(ج) کسی بھی بل تقسیم کرنے والے اہلکار کو اس بات کی اجازت نہ ہے کہ وہ بل پر مہر لگائے اور تاریخ بڑھائے مذکورہ بلوں پر تاریخ بڑھانے کے متعلق عرض ہے کہ متعلقہ اہلکار محمد اشفاق اے ایف آئی (اسسٹنٹ فیلڈ انسپکٹر) چونکہ معطل تھا، اس لئے دوسرا اہلکار شمشاد علی آر ایف آئی (ریکوری فیلڈ انسپکٹر) جو اس علاقہ سے پوری طرح روشناس نہ تھا اس لئے بلوں کی تقسیم میں تاخیر ہو رہی تھی اس لئے محکمانہ طور پر مذکورہ بلوں کی تاریخ ادائیگی میں توسیع کی گئی تاکہ صارفین بلا جرمانہ بل جمع کروا سکیں۔

(د) کوئی بھی کلرک یا بل تقسیم کرنے والا اہلکار بل کی ادائیگی کی پرنٹ شدہ تاریخ میں ردوبدل کا اختیار نہیں رکھتا۔ صرف مجاز افسران اس بات کا اختیار رکھتے ہیں۔

(ہ) اگر محکمہ کے علم میں کوئی بھی بے ضابطگی آتی ہے تو متعلقہ اہلکاران کے خلاف فوری طور پر انضباطی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 20 اکتوبر 2008)

فیصل آباد۔نشاط آباد ریلوے کراسنگ پل سے ملحقہ گرلز ہائی سکول کے سامنے سیوریج و دیگر مسائل

763: محترمہ انجم صفدر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد میں نشاط آباد ریلوے کراسنگ پل سے ملحقہ گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول کے سامنے سیوریج کا پانی 2/2 فٹ تک کھڑا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ مقام سے سیوریج کے کھڑے پانی کی نکاسی کا کوئی بہتر انتظام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اور نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 18 جون 2008 تاریخ ترسیل 17 جولائی 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی

(الف) درست نہ ہے کہ پانی 2/2 فٹ تک کھڑا ہوتا ہے۔ایسا تب ہوتا ہے، جب بارش آتی ہے۔کیونکہ یہ جگہ ارد گرد کی سڑکوں سے 2/3 فٹ گہری ہے۔جھمرا روڈ شہر والی سائیڈ اور دوسری سائیڈ سے پانی ادھر جمع ہو جاتا ہے اور شیخوپورہ روڈ سے بھی سارا پانی ادھر آ کر جمع ہوتا ہے۔باقی جب بجلی بند ہوتی ہے تو جنریٹر چلانے سے پمپوں کی کارکردگی کم ہو جاتی ہے۔تب یہ لائن اوور فلو کرتی ہے اور پانی جمع ہو جاتا ہے۔لیکن جب بجلی آتی ہے یہ پانی نکل جاتا ہے اور یہ عموماً نہ ہوتا ہے۔

(ب) جواب اثبات میں ان ہے-چونکہ یہ جگہ ارد گرد کی سڑکوں سے 3/2 فٹ تک نشیب میں واقع ہے اس لئے جب بارش ہوتی ہے تو وقتی طور پر پانی جمع ہو جاتا ہے لیکن چند گھنٹے بعد بذریعہ سیور لائن نکل جاتا ہے-اس علاقہ کو مستقل ریلیف دینے کے لئے محکمہ نے ایک سیور سکیم بنائی ہے جو کہ مانانوالہ سے شروع ہو کر پہاڑ نگ ڈرین تک جائے گی اور وہاں پمپنگ سٹیشن بنایا جائے گا-اس سکیم کا کافی کام مکمل ہو چکا ہے اور باقی کام جاری ہے-لیکن اس علاقہ کو عارضی ریلیف دینے کے لئے نشاط آباد چوک میں اس لائن پر اوایںڈ ایم ویسٹ نے ایک عارضی ڈسپوزل ورکس بنایا ہے جس سے اس علاقہ کو عارضی ریلیف دیا جا رہا ہے-جب بھی اس ڈسپوزل ورکس پر کوئی پرابلم ہوتا ہے تو یہ لائن اوور فلو کرتی ہے اور مذکورہ جگہ نشیبی ہونے کی وجہ سے پانی جمع ہو جاتا ہے-جب مانانوالہ سے پہاڑ نگ ڈرین والی سکیم مکمل ہو جائے گی تو یہ عارضی ڈسپوزل ورکس ختم کر دیا جائے گا اور سیور اپنی gravity پر چل پڑے گا اور یہ اس علاقہ کے سیور کا مستقل حل ہو گا-

(تاریخ وصولی جواب 25 اکتوبر 2008)

***800: محترمہ ماجدہ زیدی:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مزنگ روڈ لاہور میں پینے کے لئے صاف پانی مہیا نہیں کیا جا رہا جس کی وجہ سے علاقہ کے لوگ پیٹ کی بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اہل علاقہ نے واسا کو شکایات کیں لیکن کوئی توجہ نہیں دی گئی؟

(ج) کیا حکومت اہل علاقہ کو صاف پانی مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(تاریخ وصولی 19 جون 2008 تاریخ ترسیل 4 جولائی 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی

(الف) یہ درست نہ ہے کہ مزنگ روڈ لاہور میں پینے کے لئے صاف پانی مہیا نہیں کیا جا رہا-اس سلسلے میں واسا لاہور نے حکومت پنجاب کی ہدایات کی روشنی میں پہلے ہی لاہور شہر میں پانی کے نمونے حاصل کر کے اس کو لیبارٹری میں ٹیسٹنگ کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے-واسا کی مختلف ٹیمیں پورے لاہور سے کیمسٹ کی زیر نگرانی پانی کے نمونے حاصل کرتی ہیں اور مزنگ روڈ کے علاقے سے بھی مختلف جگہوں سے پانی کے 51 نمونے حاصل کئے جن کو لیبارٹری میں چیک کیا گیا اور ان میں سے صرف 2 نمونے فٹ نہ تھے- جس پر واسا کی مزنگ سب ڈویژن نے واٹر سپلائی کی لائنوں کی فلشنگ، صفائی اور کلورینیشن کو یقینی بنایا اور پھر دوبارہ ان دو مقامات جن کے نمونے فٹ نہیں تھے ان کی ٹیسٹنگ کروائی جو کہ فٹ ثابت ہوئے-کیمسٹ کی تصدیق شدہ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(ب) یہ درست ہے کہ واسا کو پانی میں آلودگی کے بارے میں شکایات وصول ہوتی ہیں مگر یہ درست نہیں ہے کہ واسا ایسی شکایات پر کوئی توجہ نہ دیتا ہو-جب کبھی ایسی شکایت وصول ہوتی ہے تو واسا کی ٹیم جو کہ کیمسٹ کے زیر نگرانی کام کرتی ہے متعلقہ علاقے کے پانی کے نمونے حاصل کرتی ہے-ان نمونوں کو واسا کی لیبارٹری میں ٹیسٹ کیا جاتا ہے اور اگر پانی میں کسی قسم کی آلودگی ہو تو متعلقہ سب ڈویژن کے متاثرہ علاقے میں واٹر سپلائی کی لائنوں کی فلشنگ، صفائی اور کلورینیشن کو یقینی بنایا جاتا ہے-پھر دوبارہ لیبارٹری میں ان علاقوں کے پانی کے نمونوں کی ٹیسٹنگ کی جاتی ہے اور یہ واسا کے اقدامات کا ہی نتیجہ ہے کہ مزنگ روڈ کے علاقے میں 51 نمونوں میں سے صرف 2 نمونے فٹ نہ تھے جن کو واٹر سپلائی لائنوں کی صفائی اور فلشنگ کے بعد دوبارہ چیک کیا تو وہ بھی درست قرار پائے-

(ج)حکومت پنجاب نے لاہور شہر میں صاف پانی کی فراہمی کو مسلسل اور یقینی بنانے کے لئے 69 نئے ٹیوب ویلوں کی تنصیب کے کام کی منظوری دے دی ہے-ان ٹیوب ویلوں کی تنصیب پر حکومت 412.309 ملین روپے خرچ کر رہی ہے-ان میں مزنگ کے علاقے میں 4 نئے ٹیوب ویل بمقام مزنگ اڈا، لٹن روڈ پارک، فرید کورٹ ہاؤس اور جنازگاہ لٹن روڈ شامل ہیں-ان ٹیوب ویلوں کی تنصیب کا ٹھیکہ فرنٹیئر ورکس آرگنائزیشن کو دے دیا گیا ہے اور جلد ہی کام کا آغاز ہو جائے گا-مزید برآں حکومت پنجاب کی ہدایات کی روشنی میں جن علاقوں میں پانی کی کمی یا آلودگی کی شکایت ہو وہاں پر پانی کے ٹینکروں کے ذریعے پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا جاتا ہے-پچھلے دو مہینوں میں گلشن پارک مغل پورہ، ایف 2 بلاک جوہر ٹاؤن، سیکٹر سی 1 گرین ٹاؤن، ڈی بلاک تاج پورہ، جنرل ہسپتال، اعظم گارڈن مصطفیٰ ٹاؤن، داتا نگر، سکندریہ کالونی شمع پارک وغیرہ کے علاقوں میں پانی کی کمی کی شکایت کو دور کرنے کے لئے واٹر ٹینکروں کے ذریعے پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا گیا-

(تاریخ وصولی جواب 13 نومبر 2008)

تحصیل صادق آباد واٹر سپلائی کی تفصیلات

***988: سیدہ بشریٰ نواز گردیزی:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یونین کونسل نواز آباد، تحصیل صادق آباد میں واٹر سپلائی کے منصوبے کے تحت اب تک کیا پیش رفت ہو چکی ہے اگر جواب نفی میں ہے تو کیا حکومت کسی تعصب کے پیش نظر اس علاقے کے عوام کی ترقی و خوشحالی کو پس پشت ڈالنا چاہتی ہے؟

(ب) تحصیل صادق آباد میں اب تک نکاسی آب کے کتنے منصوبوں پر کام شروع یا مکمل ہو چکا ہے؟

(تاریخ وصولی 3 جولائی 2008 تاریخ ترسیل 6 اگست 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی

(الف) چونکہ یونین کونسل نواز آباد کے چکوک کا زیر زمین پانی میٹھا ہے-اس لئے اب تک واٹر سپلائی کا کوئی منصوبہ نہ بنا ہے اور نہ ہی اس کی ضرورت محسوس کی گئی ہے-

(ب) تحصیل صادق آباد میں اب تک نکاسی آب کے 33 دیہی اور 10 شہری منصوبے مکمل ہو چکے ہیں (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) جب کہ صادق آباد شہر میں نکاسی آب (سیوریج) کا ایک منصوبہ 17.903 ملین روپے کی لاگت کا اس وقت بھی زیر تعمیر ہے-

(تاریخ وصولی جواب 13 نومبر 2008)

گلا

1023: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گلاب دیوی ہاؤسنگ سکیم میں ایل ڈی اے کے کتنے فلیٹس ہیں؟

(ب) یہ فلیٹ کب، کتنی لاگت سے تعمیر کئے گئے تھے؟

(ج) یہ فلیٹ کتنے کمروں کے ہیں اور کتنے کتنے رقبہ پر مشتمل ہیں؟

(د) مذکورہ فلیٹ جن افراد کو الاٹ کئے گئے، ان کے نام، ولدیت اور پتہ جات بیان کریں؟

(ہ) کتنے اور کون کون سے فلیٹ خالی پڑے ہیں؟

(و) کتنے فلیٹس پر کن کن افراد نے کب سے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے، ان کے نام، ولدیت اور پتہ جات بیان کریں؟

(تاریخ وصولی 3 جولائی 2008 تاریخ ترسیل 12 اگست 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی

(الف)

بلاک	تعداد فلیٹس
1 x 15	15 عدد
3 x 18	54 عدد

گلاب دیوی ہاؤسنگ سکیم میں ایل ڈی اے کے کل 69 فلیٹس ہیں

(ب) یہ فلیٹس 1983 میں تقریباً 2 کروڑ 49 لاکھ میں تعمیر کیئے گئے تھے

(ج) ان فلیٹس کی تفصیل درج ذیل ہے

فلور	فلیٹس کی تعداد	کمرے	کورڈ رقبہ	کل رقبہ (مربع فٹ)
گراؤنڈ فلور	23	6	2143	49289
فرسٹ فلور	23	5	1807	41561
سیکنڈ فلور	23	5	1711	39353

(د) یہ فلیٹ جن افراد کو الاٹ کئے گئے ان کی لسٹ تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) بمطابق ریکارڈ کوئی فلیٹ خالی نہ ہے

(و) صرف ایک فلیٹ نمبر 23/بی، گلاب دیوی ہاؤسنگ سکیم پر ناجائز قابض محمد یعقوب دلشاد نے اپنی بید خلی کے خلاف ملک الطاف حسین سول جج کی عدالت سے حکم امتناعی حاصل کیا ہوا ہے اور تا حال کیس عدالت میں زیر ساعت ہے اور بمطابق رپورٹ ایل ڈی اے کونسل کیس ھذا مورخہ 08-11-17 بغرض شہادت مقرر ہے تاہم اس حکم امتناعی کے خارج ہوتے ہی ضروری قانونی کارروائی کے بعد قبضہ بحق ایل ڈی اے کروالیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 11 نومبر 2008)

شیرا کوٹ لاہور میں سیوریج کے مسائل

1031: مہر اشتیاق احمد: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے آج سے بیس سال قبل گلی نمبر 25 مدنی سٹریٹ اور گلی نمبر 26 ابو بکر سٹریٹ نیو مسلم پارک غنی کالونی شیرا کوٹ لاہور میں 9 انچ قطر کے سیوریج پائپ ڈالے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ارد گرد کی گلیوں کے سیوریج کا گندا پانی مذکورہ سیوریج میں ڈالنے کی وجہ سے یہ سیوریج پائپ گند سے بھرے پڑے ہیں اور باوجود صفائی کرانے کے آئے دن بند رہتے ہیں؟

(ج) کیا حکومت گلی نمبر 25 اور 26 میں 12 انچ قطر کے سیوریج پائپ بچھا کر ان کا اخراج نیو شالیمار روڈ (گندا نالہ) میں بچھائے گئے سیوریج پائپوں سے جوڑنے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اسکی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 4 جولائی 2008 تاریخ ترسیل 9 اگست 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت نے آج سے بیس سال قبل گلی نمبر 25 مدنی سٹریٹ اور گلی نمبر 26 ابوبکر سٹریٹ نیو مسلم پارک غنی کالونی شیرا کوٹ لاہور میں 9 انچ قطر کے سیوریج پائپ ڈالے تھے۔

(ب) اردگرد کے سیوریج کا گندہ پانی مذکورہ سیوریج میں ڈالنے کی وجہ سے موجودہ سیوریج سسٹم گلی نمبر 26 پر تواثر پڑتا ہے لیکن سیوریج کی صفائی اکثر ہوتی رہتی ہے اور گلی نمبر 26 ابوبکر سٹریٹ کے سیوریج کا نظام نارمل ہے۔

(ج) اگر گلی نمبر 25 اور 26 میں 9 انچ قطر کے سیوریج کو نیو شالیمار روڈ (گندا نالہ) میں بچھائے گئے سیوریج پائپوں سے جوڑا جائے تو گلی نمبر 25 اور 26 میں موجودہ 9 انچ قطر کے سیور کو الٹی ڈھلوان پر چلانا ہوگا جو کہ ٹیکنیکل طور پر درست نہیں ہے۔اس کے علاوہ گلی نمبر 25 اور 26 اتنی تنگ ہیں کہ نیا سیور ڈالنا ناممکن ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 20 اکتوبر 2008)

لاہور۔بیگم کوٹ فضل پارک کے مین بازار میں سیوریج کا مسئلہ

1133: ملک نوشیر خان لنگڑیال: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور بیگم کوٹ، فضل پارک، شوکت کالونی کے مین بازار میں سیوریج اور سولنگ نہ ہونے کی وجہ سے ہر وقت پانی کھڑا رہتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ شوکت کالونی کے مین بازار میں ابھی تک سولنگ نہیں لگایا گیا؟

(ج) حکومت مذکورہ علاقوں میں کب تک بنیادی سہولیات مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 16 جولائی 2008 تاریخ ترسیل 25 اگست 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی

(الف) یہ بات درست نہ ہے کہ مذکورہ تین آبادیوں میں سیوریج نہ ہونے کی وجہ سے ہر وقت پانی کھڑا رہتا ہے۔حقیقت یہ ہے کہ فضل پارک میں 18 انچ قطر، بیگم کوٹ مین بازار میں 24 انچ قطر اور شوکت کالونی میں 18 انچ قطر کے واسا کے سیور پائپ بچھے ہوئے ہیں اور پانی کے نکاس کے لئے فضل پارک میں ایک ڈسپوزل سٹیشن بھی موجود ہے یہاں پانی کا نکاس احسن طریقے سے کر دیا جاتا ہے۔

(ب) واسا کے متعلقہ نہ ہے۔

(ج) واسا کے متعلقہ نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 20 اکتوبر 2008)

خالق قومی ترانہ حفیظ جالندھری کے مزار کی دیکھ بھال و دیگر تفصیلات

***1263: محترمہ راحیلہ خادم حسین:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ خالق قومی ترانہ حفیظ جالندھری کا مزار محکمہ ہاؤسنگ کے ذیلی ادارے پی ایچ اے کے زیر انتظام ہے، یہ مزار کہاں واقع ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ پی ایچ اے ہر مالی سال میں مزار کے نظم و نسق (دیکھ بھال وغیرہ) کیلئے فنڈ مختص کرتا ہے، فنڈ کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال 2002 تا 2007 مزار کی تعمیر و مرمت اور تزئین و آرائش پر محکمہ ایک بھاری رقم خرچ کر چکا ہے، اخراجات کی تفصیل سال وائز مہیا کی جائے، نیز مزار کی تعمیر کب ہوئی اور اس پر کتنی لاگت آئی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ خالق قومی ترانہ حفیظ جالندھری کے مزار پر کوئی عملہ تعینات نہ ہے اور اس مزار کی دیکھ بھال وہاں کے مقامی لوگ کرتے ہیں؟

(ہ) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مزار کی اصل شکل کو کب تک بحال کرنے اور تعینات عملہ کو بروقت تنخواہ جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 31 اگست 2008 تاریخ ترسیل 20 ستمبر 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی

(الف) حفیظ جالندھری کے مزار کی عمارت فٹ پاتھ اور لوہے کے جنگلے کی دیکھ بھال سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ذمہ ہے- جب کہ محکمہ پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی مزار کے ارد گرد 2 کنال باغ کی دیکھ بھال کرتا ہے یہ مزار مینار پاکستان کے مین گیٹ کے پہلو میں واقع ہے-

(ب) محکمہ پی ایچ اے نے مزار کے ارد گرد باغ کی دیکھ بھال کے لئے ایک مالی 3900 روپے ماہانہ اور ایک چوکیدار 3900 روپے ماہانہ تعینات کیا ہوا ہے جن کی مجموعی تنخواہ سالانہ 93600 روپے ہے- اس کے علاوہ پی ایچ اے کوئی رقم خرچ نہیں کرتا-

(ج) محکمہ پی ایچ اے نے حفیظ جالندھری کے مزار کی تزئین و آرائش کے لئے 2002 تا 2007 ماسوائے مالی اور چوکیدار کی تنخواہ کے کوئی رقم خرچ نہیں کی اس مزار کی تعمیر 1988-8-4 میں ہوئی مزار کی تعمیر پر لاگت کے متعلق سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سے معلوم کیا جائے اسی نے یہ مزار تعمیر کروایا تھا-

(د) حفیظ جالندھری کے مزار پر باغ کی دیکھ بھال کے لئے ایک مالی اور ایک چوکیدار تعینات ہیں جو کہ اپنے فرائض ذمہ داری سے ادا کرتے ہیں اسی لئے باغ بہترین حالت میں ہے-

(ہ) مزار کے سول ورک میں کمی بیشی یا عمارت فٹ پاتھ اور جنگلے کی مرمت وغیرہ کا ذمہ دار محکمہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ہے- باغ کی دیکھ بھال کے لئے تعینات ایک مالی اور چوکیدار کی تنخواہ محکمہ پی ایچ اے بروقت ادا کرتا ہے-

(تاریخ وصولی جواب 20 اکتوبر 2008)

گلی نمبر 25 مدنی سٹریٹ اور گلی نمبر 26 ابوبکر سٹریٹ شیراکوٹ لاہور میں سیوریج و پانی کے مسائل

*1291: **محترمہ ساجدہ میر**: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے آج سے بیس سال قبل گلی نمبر 25 مدنی سٹریٹ اور گلی نمبر 26 ابوبکر سٹریٹ نیو مسلم پارک غنی کالونی شیراکوٹ لاہور میں 9 انچ قطر کے سیوریج پائپ ڈالے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ارد گرد کی گلیوں کے سیوریج کا گندا پانی مذکورہ سیوریج میں ڈالنے کی وجہ سے یہ سیوریج پائپ گند سے بھرے پڑے ہیں اور باوجود صفائی کے آئے دن بند رہتے ہیں؟

(ج) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت گلی نمبر 25 اور 26 میں 12 انچ قطر کے سیوریج پائپ بچھا کر ان کا اخراج نیو شالیمار روڈ گندا نالہ میں بچھائے گئے، سیوریج پائپوں سے جوڑنے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ غنی کالونی نیو مسلم پارک، ناصر کالونی، نگینہ کالونی شیراکوٹ لاہور کے مکینوں کو گلشن راوی پارک پل شیراکوٹ میں نصب ٹیوب ویل سے پینے کا سرکاری پانی مہیا کیا جاتا ہے جو ناکافی ہے؟

(ہ) اگر ایسا ہے تو کیا حکومت 60 فٹ سڑک پر نصب ٹیوب ویل سے بھی علاقے کے مکینوں کو پینے کا سرکاری پانی مہیا کر کے ان کی مشکلات دور کرنے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 7 اگست 2008 تاریخ ترسیل 27 اگست 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت نے آج سے بیس سال قبل گلی نمبر 25 مدنی سٹریٹ اور گلی نمبر 26 ابوبکر سٹریٹ نیو مسلم پارک غنی کالونی شیراکوٹ لاہور میں 9 انچ قطر کے سیوریج پائپ ڈالے تھے۔

(ب) ارد گرد کے سیوریج کا گندہ پانی مذکورہ سیوریج میں ڈالنے کی وجہ سے موجودہ سیوریج سسٹم گلی نمبر 26 پر تو اثر پڑا ہے لیکن سیوریج کی صفائی اکثر ہوتی رہتی ہے اور گلی نمبر 26 ابوبکر سٹریٹ کے سیوریج کا نظام نارمل ہے۔

(ج) اگر گلی نمبر 25 اور 26 میں 9 انچ قطر کے سیوریج کو نیو شالیمار روڈ (گندا نالہ) میں بچھائے گئے سیوریج پائپوں سے جوڑا جائے تو گلی نمبر 25 اور 26 میں موجودہ 9 انچ قطر کے سیور کو الٹی ڈھلوان پر چلانا ہوگا جو کہ ٹیکنیکل طور پر درست نہیں ہے۔اس کے علاوہ گلی نمبر 25 اور 26 اتنی تنگ ہیں کہ نیا سیور ڈالنا ناممکن ہے۔

(د) جی ہاں یہ درست ہے۔حکومت پنجاب نے لاہور شہر میں صاف پانی کی فراہمی کو مسلسل اور یقینی بنانے کے لئے 69 نئے ٹیوب ویلوں کی تنصیب کے کام کی منظوری دے دی ہے۔ان ٹیوب ویلوں کی تنصیب پر حکومت 412.309 ملین روپے خرچ کر رہی ہے۔ ان میں جی بلاک گلشن راوی ٹیوب ویل بھی شامل ہے۔ان ٹیوب ویلوں کی تنصیب کا ٹھیکہ فرنٹیئر ورکس آرگنائزیشن کو دے دیا گیا ہے اور جلد ہی کام کا آغاز ہو جائے گا۔

(ہ) ان آبادیوں کا کنکشن 60 فٹ سڑک پر نصب ٹیوب ویل کے ساتھ ہے لیکن اس کی گنجائش کم ہے۔مزید بہتری کے لئے محکمہ نے 60 فٹ سڑک موڑہ شریف پر بھی ایک اضافی ٹیوب ویل تجویز کیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 20 اکتوبر 2008)

نواب ٹاؤن مظفر گڑھ کی سڑک کی تعمیر نو کا مسئلہ

1368: مہر ارشاد احمد خاں سیال: کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نواب ٹاؤن مظفر گڑھ میں سیوریج بچھانے سے سڑک بالکل تباہ ہو گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پبلک ہیلتھ کے پاس سڑک بنانے کے لئے کٹوتی کا پیسہ بھی موجود ہے؟

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 11 اگست 2008 تاریخ ترسیل 30 اگست 2008)

جواب

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) یہ درست ہے کہ نواب ٹاؤن مظفر گڑھ میں سیوریج لائن بچھانے سے سڑک کا کنارہ ٹوٹ گیا ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے سڑک بنانے کے لئے اسٹیمیٹ میں رقم مختص کی تھی جس کی ادائیگی بذریعہ چیک نمبر 173788 ای مورخہ 27-03-2008 مبلغ۔/122000 روپے ٹی ایم اے مظفر گڑھ کر دی گئی ہے۔

(ج) اب یہ ٹی ایم اے مظفر گڑھ سے متعلقہ ہے تاہم محکمہ اس کی پیروی کر رہا ہے اور ٹی ایم اے کو یاد دھانی کروائی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 20 اکتوبر 2008)

فیصل آباد پیپلز کالونی میں سیوریج لائن بچھانے کا مسئلہ

1382: محترمہ انجم صفدر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد کی پیپلز کالونی نمبر 2 فوارہ چوک میں واسا کی طرف سے سیوریج لائن کب بچھائی گئی اور اس پر کتنی لاگت آئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سیوریج لائن حالیہ بارشوں کی وجہ سے بیٹھ گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سیوریج لائن ڈالنے کے دوران صابریہ سراجیہ قبرستان کے قریب ایک کمسن بچے کی جان بھی ضائع ہو چکی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سیوریج لائن کے بیٹھ جانے کی وجہ سے سڑک بھی بیٹھ رہی ہے جس سے کوئی بھی بڑا حادثہ رونما ہو سکتا ہے؟

(ہ) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا مذکورہ سیوریج لائن کی وجہ سے قومی خزانے کو ہونے والے نقصان کے ذمہ داروں کے خلاف کارروائی اور سیوریج لائن کو از سر نو بچھانے کا حکومت کوئی ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجہ؟

(تاریخ وصولی 12 اگست 2008 تاریخ ترسیل 30 اگست 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی

(الف) فیصل آباد پیپلز کالونی نمبر 2 فوارہ چوک تا الٰہی آباد ڈسپوزل ورکس تک واسا، ایف ڈی اے نے 4 فٹ قطر کی 2800 فٹ سیور لائن جس کی مالیت 11.03 ملین روپے ہے، بچھائی گئی۔ یہ منصوبہ جون 2008 کو پایہ تکمیل ہوا۔

(ب) یہ حقائق پر مبنی نہ ہے۔ مذکورہ بالا سیور لائن درست حالت میں کام کر رہی ہے اور ملحقہ آبادیوں کے دیرینہ سیوریج مسائل حل ہو گئے ہیں۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ مذکورہ سیور لائن بچھانے کے واسطے سڑک توڑنے اور بحالی کے لئے مبلغ 12 لاکھ روپے مورخہ 30 مئی 2007 کو محکمہ شاہرات ضلعی حکومت کو جمع کروائے گئے۔ بچھائی گئی سیور لائن کے اوپر مٹی کی بجائے دریائی ریت ڈالنا، فالتو مٹی کو باہر پھینکوانا اور دوبارہ سڑک تعمیر کرنا محکمہ شاہرات کے کام میں شامل تھا۔ صابریہ سراجیہ سکول کے قریب سیور لائن کا حصہ مورخہ 30 نومبر 2007 تک مکمل ہو گیا تھا اور ڈسٹرکٹ آفیسر روڈ کو مورخہ یکم دسمبر 2007 دوران میٹنگ مطلع کیا گیا کہ اس حصہ پر اپنا کام شروع کریں۔ بذریعہ مراسلہ نمبری 1682 مورخہ 12-12-2007 دوبارہ متنبہ کیا کہ سڑک کی تعمیر کا کام شروع کریں تاکہ کوئی نقصان نہ ہو جائے، محکمہ شاہرات نے مورخہ 07-01-2008 کو ریت کی بھرائی اور مٹی اٹھانے کا کام شروع کیا۔ محکمہ شاہرات کے کام کے دوران ہی 10 محرم الحرام مورخہ 20 جنوری 2008 کو لوگوں کی بڑی تعداد نے اس مقام سے مٹی نکال کر قبروں پہ ڈالنی شروع کر دی، جس کے باعث مٹی کا تودہ گرنے سے واٹر سپلائی لائن ٹوٹ گئی اور ایک بچہ نیچے دب کر جاں بحق ہو گیا۔ ضلعی ناظم نے ڈائریکٹر جنرل ایف ڈی اے کو معاملے کی انکوائری کا حکم دیا، جس نے اپنی رپورٹ میں لکھا کہ محکمہ واسا کا کوئی اہلکار یا ٹھیکیدار اس نقصان کا ذمہ دار نہ ہے۔ (انکوائری رپورٹ اور اخباری تراشے ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں)

(د) سیور لائن اپنی صحیح اور درست حالت میں کام کر رہی ہے اور موقعہ پر کسی بھی جگہ سے سڑک بیٹھی نہ ہے۔

(ہ) مذکورہ اجزا میں کوئی بھی درست نہ ہے۔ سیور لائن صحیح اور درست طور پر کام کر رہی ہے اور علاقہ کی ملحقہ آبادیوں کا سیور کا مسئلہ مستقل بنیادوں پر حل کر دیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 20 اکتوبر 2008)

ایم ڈی اے کا قیام و دیگر تفصیلات

1399: محترمہ نرگس پروین اعوان: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ایم ڈی اے کب قائم ہوا تھا اور اس کے قیام کے مقاصد کیا تھے ؟

(ب) یہ ادارہ اپنے مقاصد حاصل کرنے میں کہاں تک کامیاب ہوا ہے ؟

(ج) اس ادارے کا مالی سال 07-2006 اور 08-2007 کا ترقیاتی اور غیر ترقیاتی بجٹ کتنا تھا؟

(د) ترقیاتی بجٹ میں سے کتنی رقم سیوریج اور واٹر سپلائی پر ان سالوں کے دوران خرچ کی گئی ہے ؟

(ہ) ملتان شہر کی کتنے فیصد آبادی کو یہ ادارہ پینے کے لئے پانی فراہم کر رہا ہے ؟

(و) بقایا آبادی کو کب تک یہ ادارہ پینے کے لئے پانی کی فراہمی کا ارادہ رکھتا ہے ؟

(تاریخ وصولی 15 اگست 2008 تاریخ ترسیل 30 اگست 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی

(الف) ایم ڈی اے کا قیام پنجاب شہری ترقی ایکٹ 1976 کے تحت 22-اکتوبر 1976 کو عمل میں آیا- یہ ادارہ ملتان امپرووومنٹ ٹرسٹ کے جانشین کے طور پر وجود میں آیا جو کہ 1944 میں قائم ہوا تھا- ایم ڈی اے کے قیام کا بنیادی مقصد ایسی جامع پالیسیاں اور پروگرام مرتب کرنا تھا جن کی روشنی میں ملتان شہر کی ترقی ایک منظم منصوبہ بندی کے تحت ہو- چند اہم مقاصد درج ذیل ہیں:-

1- ملتان شہر کے لئے ماسٹر پلان کی تیاری اور اس کا عملی نفاذ

2- عوام الناس کی فلاح و بہبود کے لئے رہائشی و کمرشل منصوبے بنانا

3- پرائیویٹ سیکٹر میں ہاؤسنگ سکیموں اور لینڈ سب ڈویژن کی منظوری

4- ایم ڈی اے کے کنٹرولڈ ایریا میں مروجہ قوانین کے تحت عمارات کے نقشے منظور کرنا اور منظور شدہ نقشہ جات کے مطابق تعمیرات کی پابندی کروانا-

5- ماسٹر پلان کے مطابق متعین مقاصد کے لئے شہری زمین کا استعمال اور گورنمنٹ کی کمرشلائزیشن پالیسی کا عملی نفاذ

(ب) مذکورہ بالا مقاصد میں کامیابی کا مختصر خاکہ بالترتیب درج ذیل ہے:-

1- ایم ڈی اے نے ملتان شہر کی جامع منصوبہ بندی کے لئے 1987 تا 2007 بیس سالہ ماسٹر پلان تیار کیا اور صحیح معنوں میں اس کا عملی نفاذ بھی کیا- اب آئندہ بیس سال کے لئے ملتان ماسٹر پلان 2008 تا 2028 میسرز نیسپاک کے تعاون سے تیاری کے مراحل میں ہے جو کہ عنقریب تکمیل کے بعد نافذ العمل ہو گا- لہذا شہر کی ترقی ماسٹر پلان کے مطابق منظم انداز میں کامیابی سے جاری ہے-

2- ادارہ ہذا نے اپنے قیام کے بعد 13 رہائشی کالونیاں بنائی ہیں- جن کا کل رقبہ 2050 ایکڑ ہے اور مختلف سائز کے 20415 رہائشی پلاٹ عوام الناس کو آسان قسطوں / نرخوں پر مہیا کئے گئے ہیں- علاوہ ازیں سابقہ ملتان امپرووومنٹ ٹرسٹ کی 11 ہاؤسنگ سکیموں کا بلڈنگ کنٹرول بھی ایم ڈی اے کے ذمہ ہے- کمرشل منصوبوں میں ذکریا شاپنگ سنٹر، ایم ڈی اے آرکیڈ اور رہاؤسنگ سکیموں میں 1000 سے زائد کمرشل پلاٹ شامل ہیں-

3-ایم ڈی اے نے پرائیویٹ سیکٹر میں 27 ہاؤسنگ سکیموں اور 70 لینڈ سب ڈویژنز کی منظوری دی ہے جن میں قانون کے مطابق نقشہ کی منظوری اور تعمیر کی اجازت دی جاتی ہے۔علاوہ ازیں بے شمار غیر منظور شدہ ہاؤسنگ سکیموں / لینڈ سب ڈویژن کی گرائی کر کے غیر قانونی پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے۔

4-مذکورہ بالا ملتان امپروومنٹ ٹرسٹ / ایم ڈی اے کی ہاؤسنگ کالونیوں اور پرائیویٹ سیکٹر میں منظور شدہ سکیموں کے علاوہ 18 سڑکات کا بلڈنگ کنٹرول بھی ایم ڈی اے کے ذمہ ہے۔جن پر مالکان زمین کو قانون کے مطابق نقشہ منظور کروانے اور عمارات تعمیر کرنے کا پابند کیا جاتا ہے۔اس طرح ادارہ ہذا بے ہنگم تعمیرات روکنے میں اپنا کردار احسن طریقے سے سرانجام دے رہا ہے۔

5-ماسٹر پلان کے مطابق متعین مقاصد کے لئے شہری زمین کا استعمال کروانا ادارہ ہذا کی اولین ترجیح ہے۔رہائشی علاقوں میں کمرشل سرگرمیوں کا رجحان روز بروز بڑھ رہا ہے۔ادارہ ہذا عوام الناس کی فلاح کو مدنظر رکھتے ہوئے گورنمنٹ کی کمرشلائزیشن پالیسی پر سختی سے عملدرآمد کروانے کے لئے کوشاں ہے اور خلاف قانون کمرشل تعمیرات کی اجازت نہ دے کر ادارہ اپنے فرائض بطریق احسن سرانجام دے رہا ہے اور ادارہ کی خدمات سے بلاشبہ عوام الناس مستفید ہو رہے ہیں۔

(ج)ادارے کا مالی سال 07-2006 اور 08-2007 کا ترقیاتی اور غیر ترقیاتی بجٹ

(رقوم ملین روپے میں)

تفصیل مدات	بجٹ تخمینہ	بجٹ تخمینہ
	2006-07	2007-08
ترقیاتی اخراجات		
1-ترقیاتی اخراجات (ذاتی ذرائع سے)	772.592	1264.992
2-ترقیاتی اخراجات (گورنمنٹ فنڈز و دیگر محکمہ جات)	124.912	245.852
غیر ترقیاتی اخراجات		
1-غیر ترقیاتی اخراجات (ذاتی ذرائع سے)	170.585	192.218
کل اخراجات	1068.089	1703.062

(د)سیوریج اور واٹر سپلائی پر اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

	2006-07	2007-08
سیوریج	411.224	586.884
واٹر سپلائی	97.829	183.927

(ہ)واسا (ایم ڈی اے) اس وقت تقریباً 55 فیصد آبادی کو پینے کا پانی فراہم کر رہا ہے۔

(و)وزیراعظم پیکج برائے فراہمی آب مرحلہ 6 کے تحت آئندہ تین سالوں میں بقایا تمام آبادی کو یہ سہولت مہیا کر دی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 30 اکتوبر 2008)

لاہور   **مقصود احمد ملک**

19-نومبر 2008   سیکرٹری